

این چهر و صیت که از روح خدا آوردم | این چهر و صیت که از روح بقا آوردم

بمان دل غم و رافت ده ایمان بلشر | بلبل دل شده راجه بهار ثنا آوردم

احمد شاه الملک الغفار که این رساله جلیله الانوار و سلا حبیله الالاسری

خیر الامصل مدینه الفضل

بنشین این رشق الاصابع و نشی تجرید این تالک طوی المطالع و طبع شد

این چهر و صیت که از فیض بدخشان حسیب | این بے رنج بالطف لقا آوردم

مدح طابا و رد خجوری هر دم | این چهر و صیت که از عجز وفا آوردم

وَاللّٰهُ مَسْكِنٌ مَّصْطَفَا وَهُوَ مَظْهَرُ رُوحِ خُدا
لَا يَدُ ظُهُورُ ذَوَالْمَنَنِ اَوْ تَسْتَبِيلُ لَبِّ مَحْنِ
جِلْدُ زَمِيْنٍ اَسْمَانُ جِلْدُ كَانٍ اَلَا مَسْكَانُ
جَوْوُ شِيَانٍ فَوْشِيَانٍ خُدا مَوْكِي هَزْزِيَانِ
ظَاهِرِيْنِ بِنْدَةٍ بِالْيَقِيْنِ بَاطِنِيْنِ الْعَالِيِيْنِ
وَهُوَ عَابِدٌ وَمُجْتَبَى وَهُوَ سَاجِدٌ مُسْجُوْدٌ
اَحْمَدُ كَانٍ مِيْنِ عِيَانٍ وَهُوَ اَحَدٌ لِّلْمَسْكَانِ
وَلَوْ كُنْتُ لُغَطِيٍّ جَوِيَانٍ تَارِيْمِيَّتِ تَرْكَانِ
عَرْشٍ وَهْمُهُ عَرْشِيَانِ كَبِيْرُهُ مَكِيَانِ
حُبُّ مَدِيْنَةٍ جَنَانٍ وَهُوَ تَكْفِيْفُ جَوْجَانِ
اَلْشَّيْخُ جِلْدُ رَسْلِ مَعْنَى هَزْزِيَانِ
دُرْدُلِي كِي جُودٍ وَكَرْلُفَتٌ مَّجْلُوْعُ عَطَا
بَحْرُ مَدِيْنَةٍ دَلْمُ بَاآءٍ وَنَالُهُ پُرَا لَمْ
اَوْسَلْ تَسْتَبِيْلٍ پَرِيْ جَانِ اَلْمَرْهَمُ هَزْزِيَانِ
بِكَاتُوْنِيْ نَحْوَانِيْ اَوْ كَاتُوْبِيْ غُحُوْرَانِ
اَسْتَبِيْلُ كُنْزٍ كَرْدْكَارِ دَلْمُ وَنَعْتِ پُرَا نَوَا

اُمِّ دَاغَتِيْنِيْ يَا حَبِيْبِيْ جَمُّ اَحَبِّ لِيْ اَلْحَبِيْبِ
بِهَرِّ مَعَالِيْ اَلْهَيْبِ مَسْكِيْنِ خُجُوْرِيْ كِي ذَعَا
سَلَوَاتُ وَتَسْلِيْمَاتُ اَبْدَرُ فَرْقِ مَوْجُوْبِ صَدِّقِ
بَادِ الْقَصْدِ مَبِيْدِ مَعَالِيْ اَبْلِ صُطْفَا

خاتمة الطبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صِدْقِ اِيْمَانِ اَنْكَرَاتِ مَظْهَرِ كُوْنِ مَسْكَانِ
اَوَّلُ اَخْرُوجِيْ فَاتَحٌ وَخَاتَمُ خُزُوْرِ
وَهُوَ عَلِيْمٌ اِلْمِ اِيْزِدْ مَا هَرِّ سَيِّدِ اَعْدَا
مَظْهَرِ مَسْرُوبِ بَيْتِ وَهِيْ حَرِّ اَلْاَكْلَامِ
هِيَ تَحَارِيْنِ مِيْنِ عَدِيْمِ اَشْلَهِ نُوْرِ خُدا
وَهُوَ صِفَاتُ ذَاتِ قُدْسِيْ جِلْدِ فَعْلٍ وَتَوَلُّوْمِيْنِ
فَرْشِيَانِ عَرْشِيَانِ اَوْ مَشْرِفٌ بِالْيَقِيْنِ
يَعْقِيْدُهُ هَيْبَةُ سَدِيْدِهِ بَسْمِ حَمِيْدِهِ كَالْمِيْنِ
اَسْ سَالَمِيْنِ سُلَالَةِ اَوْسْكَاسِيْ بَسْمِ اَنْكَرَاتِ
دُرْجِ دُرْ نُوْرِ اِيْمَانِ بَرِّجِ بَدْرِ مَوْعُفِ
مَظْهَرِ جِلْدِ مَرَاتِبِ مَظْهَرِ اَوْصَافِ حَقِّ
نَاطِقِ مَوْجِ مَدِيْنَةِ مَسْكَنِ خَيْرِ اَلْوَرَا
مُطْبَعِ بَادِيِ اَلْمَطَالَعِ مِيْنِ جُفَايَا حَبِّ نَكَارِ

پَهْرَنْدَا آئِيْ اَبْغُوشِ مَوْشِ دَلْمِ بَرِّا
هِيْ اِيْمَانِ خُمُوْرِيْ رُوحِ دَلْمِ جَانِ

فَرْقِ اَحْمَدِ پَرِ قَصْدِ چُونِ نَجْمِ اَسْمَانِ
نِيْزِ سَكَاْنِ مَدِيْنَةِ پَرِ جَوْوِيْنِ مَوْسَمِيَانِ
دُرْ سَلَوَاتِ اَلْهِيْ لَوْلُوْكَ تَسْلِيْمِ حَقِّ
اَلْاَطْهَارِ وَصَحَابِيْ پَرِ اَلْيَوْمِ الْقِيَامِ

اعلان خوش سہان

مراتِ خاطرِ حلیہ اور آئینہٴ ضمیر منیر کا فائدہ اٹانے والے خواص و عوام ہر جگہ
ظہور فرماتے ہوئے اور گوشِ ہوش و تہمتِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع
ہر دیارِ ایشِ خیر صدق اثر سے خوب ماہر و مہرور ہوئے کہ انھیں
رسالہٴ سالانہٴ مسی بہ خیر کا مصداق مدینۃ الانصاف مطبع
ہادی المطالع واقع شہر کلکتہ میں نور بخش دیدہٴ اولیٰ لا البصار ہوا۔
ہرین روڈ نمبر مکان ایکوالتا لیس مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالکِ مطبع
مذکور مفتی محمد ہدایت اللہ سلمہ اللہ مشہور ہے بہان خوش عنوان
مالکِ مطبع مرقوم سے یہ رسالہٴ عجالہٴ مسطور ہے اور موافقِ قانونِ سرکار
نامدار دفترِ جہیز گورنمنٹ میں مندرج حسبِ طور ہے پس کوئی صاحب
قصہٴ چھاپنے یا چھپوانے اس سالہٴ خیر المصداق مدینۃ الانصاف کا
ہرگز نفراؤ والا بجائے حصولِ نفع یا نقصان و مضرت اٹھاوے۔
چراکارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہٴ مرقومہ
انصاف اس مولف مسکین کے لئے محفوظ ہیں۔ بہر طور اس مشہور داعیِ خیر کے
لئے وہ ثابت و ملحوظ ہیں اور جس صاحب کو خرید رسالہٴ مسطورہ مطابقت
و منظور ہوئے تو شہر کلکتہ امر تلہ لیس مکان نمبر ۹ میں غلام یسین
صاحب دستیاب بالضرور ہوئے قیمتِ رسالہٴ مذکورہ (۱۲) اشعار
ہے۔ یہ درج دربر فرماید اس قیمت سے ارزان بلام انکار ہے شہر

قیمت خاکِ مدینہٴ جان عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ حیان

وہو اللطیف الخیر و الیہ المرجع و السیر المشہور مؤلف مسکین

محمد خیر الدین عصفہ اللہ من شریح الدین

۱۳۱۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا قدر درو ان کو جو دشمن اہل جان	فیض طاہر مدنی جان عثمان پر عیان
کیا قدر بوجہل کو جو پیشوا لشکران	جان صدیقی فدا طاپا پادامہ ہاسرو
کیا قدر جانے ولیدی جو کہ محزون خان	ہے عروج جان مومن خچکار جو نماز
کیا یزیدی کو قدر وہ کو چشمی ہر زبان	لو لو و مہمان عزیز جان زہرا بالضرور
کیا قدر جہنم کو چہ لعلیت الشریحان	حاصل لو لو و مہمان مصطفیٰ اہل بصر
کیا قدر جانے ولیدی جو زینبی بجان	اعتقاد پور ہر سیکس رتی ضرور

ہے خمیور کیا قدر زور و خوری یلقین
کیا و باہی کو قدر جو ملکہ شاہ شہان

کیا قدر اہل دلالت کو جو وہ از شکران	اس سال کا قدر اہل رسالت پر شیر
یا محمدیہ تر تم او کا باد در دروان	اس گل و ردی پشید البیلان باغ عشر
جس مکان میں مہویان و سپر ہو قدیا	دگر شہر مصطفیٰ جو قوت ایمان دل
پیشرو و آفرین جبریل گوید شادمان	ہو وہ مجلس مجمع انوار و حیرت کردگار
مستقیم و سپر بین یارب او کے ناظران	جو عقیدہ اس حمیدہ میں سدیدہ آشکار
اس مدینہ با سکینہ کو جو منظر عشیان	وہ بلادت میں فضل و سبب جبین یلقین
نیز زور مصطفیٰ وہ افضل جملہ جہان	تب تو ہوں وہ فضل الایمان عنان ضرور

افضل الایمان کہ جس سے فضل ہو ضرور
پیشوئی کی در حضور کی تہ کوں مکان

افضل صلوات ہم تسلیم اس کلمات حق
افضل جملہ راہ پر آنتقل الفرقان

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ

صدر ہزاران ہزار شکر خالق نور و ناز کہ این رسالہ سلامیہ انوار موسوم ہے



ترتیب حسیف مصنف ہندو سکین محمد خیر الدین صائد اللہ عن شکر احمد دین

دربارہا المطابع الاصابا اگر دید
مطبع دی جع بحسن مطبوع

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهِيَ الْمَرْبُوعَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد افضل جملہ خلائق	مدینہ ہے بلا واسطہ پہ فائق
محمد معدن جملہ خلائق	مدینہ مخزن اہل دقائق
کیا پیدا خدا نے جو عوالم	ز فوق و تحت دیگر جو آدم
تو افضل او نہیں جو نزد خدا ہے	وہی مخصوص بہر مصطفیٰ ہے
جو اقل ہے فضل اور اجل	وہ ہے نور قدیم نزدیک اکل
تو اوستے اصل احمد بر ملا ہے	احد بے میم فیض کسریا ہے
وہ رکن کنت گنہگار با ہے	وہ فیض احدیت بے امترا ہے
وہ باطن احدیت سے مصطفیٰ	وہی بندہ حقیقت میں خدا ہے
وہی ہے برزخ کسری بلاریب	او دھر خالق او دھر مخلوق بے عیب
وہ حُب اللہ حبیب اللہ بیا ہے	ختم جسر خدا نے جب کیا ہے
وہ ظلمات تو سط سے مسترا	مجتہم نور شرکت سے معرا

وہی نور قدیمی ذات ابدی	وہ افضل ہے مستثنیٰ و صمدی
وہ اقل آخر و ظاہر وہ باطن	وہ ناظر حاضر کل الموائین
وہی ہے شاہد جملہ خلائق	کہ وہ اُمّی وہی اصل حقائق
ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت	ز خیر و شر بھی ذلت کرامت
وہ سب او پیر عیان چون کفایت	کہ ہستی کو او یکی ذات سے ہست
یہ مضمون حدیث مصطفیٰ ہے	جو از ابن عمر وہ پُر صفا ہے

قد اخرج الطبرانی عن ابن عمر عليهم رضوان الله اكبر انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى له واصحابه ذوى الحكم ان الله قد رفع لى الدنيا فانا النظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كما ان النظر الى كنفه

نہ سایہ او نگاہ سایہ خدا یا	کہ پتلی میں وہ سایہ ہے سما یا
وہ صفحات کلام اللہ پہ آیا	تو اگر او سننے یہ معنی بتایا
بشر ہوتا اگر وہ در حقیقت	تو سایہ کیون نہوتا در طریقت
تو وہ عبد خدا ہے در شریعت	وہی واللہ خدا ہے در حقیقت
تو فضل اور اجل کے سزاوار	وہی یکتا اوسى سے جملہ تر شار
جو وہ بلد امین شہر خدا ہے	تو او سمین مولیٰ خیر الو را ہے
وہ گرچہ شہر ایزد پر لطافت	وے احمد سے او سکوبے شرافت
جو ہیں خلعات در گاہ خداوند	تو او نہیں جو کہ فضل اور دل بند
محبت کا وہ خلعت ہے موبد	تو وہ مخصوص ہے بہر محمد
جو اسما و نہیں ہین اسمائے فضل	بھی فضل میں جو اجل اور اکل

محمد اور احمد وہ عیان ہے
 وہ ہیں مخصوص بہر ذات امجد
 وہ ہے بے یم ہم با یم لاریب
 بنات جملہ عالمین جو فضل
 وہ تخت سید خیر الورا ہے
 رضا او کی رضا کے کبریا ہے
 غضب او کا کسی پر ہونہ ظاہر
 ازیت جسے ہو خیر النساء کو
 جو ایسی ذات مقبول خدا ہے
 جو ذریات و جملہ عوالم
 وہ سرور جوانان چنان ہیں
 جو حب او کی وہی لاریب ایمان
 وہی ایمان رضا کے مصطفیٰ ہے
 اہانت او کی بس کفر و جفا ہے
 جو اہل بیت کا موزی نہان ہے
 ہوا او کی شہادت سے جو منکر
 محبت او کی ہے انسان ایمان
 تو وہ سنین جو نور خدا ہیں
 علی الاطلاق سیدۃ النساء جو
 وہ از اسرار ایزد بگیاں ہے
 احد با یم ہے جو نور ایزد
 منترہ قید میسی سے نہ کچھ عیب
 وہ ہے زہرائے اطہر اور اکمل
 ورامین وہ درائے ماوراء ہے
 رضا کے مصطفیٰ امتر ہے
 کہ وہ غضب خدا ہے نزد ماہر
 تو ہواوستے ازیت مصطفیٰ کو
 تو وہ مخصوص بہر مصطفیٰ ہے
 تو ہیں سنین او نہیں ذی مکام
 چنان میں سب فضل وہ عیان ہیں
 وہی ایمان رضا کے خالق جان
 نہ اوس ایمان سوا ہرگز وفا ہے
 یقیناً وہ جفا بر مصطفیٰ ہے
 وہ ملعون خدا کے دو جہان ہے
 شریعت میں وہ ہے لاریب کافرا
 نہ انسان ہو تو کیا ایمان انسان
 تو وہ مخصوص بہر مصطفیٰ ہیں
 وہ ہے کبریٰ خدیجہ ذات خوشخو

نسا جملہ جو فضل در جہان ہیں
 سلام اللہ سے دائم وہ معظم
 نساے مصطفیٰ دیگر جو عظمیٰ
 وہ اُمّ المؤمنین ہیں در مقامات
 وہ جملہ طیبہ از نص ظہر
 جو خلوت تھا سے افضل بیگمان ہے
 خلیل اللہ جو ہیں وہ قطب توحید
 سرافیل و دیگر میکال و جبریل
 تو اوس خلوت کے وہ ماہر نہ زہار
 کہ اوس خلوت کے اسرار نہانی
 وہ ہیں بیشک منترہ از نشانی
 وہ بہر بہر کے اسرار جانی
 وہ یم احمدی معدوم او سجا
 کہ بہر احدیت سے جو احد ہے
 نہ او سجا کام باجد اور مسجد
 نہ بین تو کی و با نہر کچھ جدائی
 نہ ابراہیم کی سجا رسانی
 تو کیا اسکے سوا قول بیانی
 بگوش ہوش بشنوار ز جانا
 تو فضل اونسے وہ کبریٰ عیان ہیں
 کہ وہ مخصوص بہر ذات اعظم
 فضیلت میں وہ بیشک بعد کبریٰ
 کہ وہ از و اوج ذات فضل بہر ذات
 کہ وہ مخصوص بہر ذات اطہر
 وہ فوق عرش خلوت لامکان ہے
 وہ جد انبیا ہیں اہل تجرید
 ملائک میں جو ہیں وہ اہل تجل
 نہ اوس دربار میں او نکو کہے بار
 مکانی کے نہ لائق لامکانی
 کہ بہر احدیت سے ہیں وہ نشانی
 نہ جانکو اونسے کچھ حاصل نشانی
 محمد بھی محمد سے مبرا
 وہی قائل وہی ساسع صمد ہے
 نہ او سجا نام عابد اور معبود
 وہی یکتا وہان جسکی خدائی
 نہ جبرائیل کو او سجا ربائی
 وہی سبحان ربی لامکانی
 نشان ے نشانی سیراؤنا

صفت پر ذات جب ہو نور افشان
اوٹھی دولی عدوتے لاسکان میں
ملے دو قوس جب اوس لاسکان میں
بنایک دائرہ اوس بے نشان
تو میر گنت گنت کسرا جو نہانی
وہ حُب ذات یکیت اباودانی
جو آب بحر ہو دریا میں زخار
تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے
راجب میم بر عرش مقدس
ہو جبکہ احد صبر مستین
وہی قائل وہی مانع یکے دان
بیان لامکان سپہ نہانی

پہ جبرائیل پر وہ سر پیدا
جیوری عاشقون پر وہ ہویدا

تو ہو جملہ صفت در ذات پنهان
رہا ایک بندہ سر نہان میں
تو آواز دنی رہا پھر بے نشان میں
تو روئے وصل تب آیا عیان میں
وہ اَحَبَّت یکے یکیت انشانی
وہی محبوب اقدس لاسکانی
تو ہے وہ بحر و اشد نذر ہشیار
تو نور حق نہ کیونکر اب خدا ہے
احد کیونکر نہو یکیت اقدس
تو یکتا وہ سمیع بھی بصیر
وہی رائی وہی مرئی یکے جان
نہ ماہر اوستے جملہ آسمانی

کہ وہ شرکت سے دائم ہے مبرا
وہ ہے کلی شفاعت نذر ایزد
تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ شمع
طفیلی اوسکے دیگر شافین ہیں
تو ب میں وہ اصیلی اہل انعام

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طہ
مراتب میں جو رتبہ کہ امجد
علی الاطلاق اوسمیں جو شمع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہیں
شفاعت کے جو ہیں انواع و مقام

جو در روز قیامت شافین ہیں
تو اول سب کے شاہ مرسلین ہے
تو وہ جملہ شفاعت نذر ایزد
بھی غلطی جو شفاعت نذر غفار
کہ تو زان غضب ہو اوستے مسدود
تو وہ رتبہ ہو مخصوص لاریب
وہ خلفا جو کہ بعد از انبیا ہیں
نبوت کا نہوتا اگر ختم کار
تو وہ وزراء شاہ دو جہان ہیں
خصائص اوسکے از قرآن ہویدا
تو وہ مخصوص بہر ذات احمد
جو اخوان اصفاء در جملہ عالم
شمار او نکا شمار انبیا ہے
مظاہر انبیا کے وہ عیان ہیں
علوم انبیا سے وہ مکرم
اگرچہ وہ طفیلی بیگان ہیں
وہی ہیں حاملان دین سلام
چو پروانہ وہ بر شمع خدا ہیں
وہ جان و مال سے احمد پہ قربان

وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہیں
بھی آخر سب کے وہ نور مبین ہے
ہوئی ہے بالا صلا بہر احمد
نہ ہو اوسکے سوا دیگر سے زہار
کہ جملہ مخلوق حمد محمود
برائے ذات احمد جو کہ بے عیب
صحابہ میں وہ فضل اصفیا ہیں
تو ہوتے وہ بنی بین الورا چار
وہ مدد و جان خلاق چنان ہیں
کہ اوس شمع خدائی پر وہ شیدا
کہ ورد او نکا محمد یا محمد
تو اصحاب مکرم سے نہ اکرم
شمار او نکا شمار اولیا ہے
مناظر کبریا کے بیگان ہیں
نہیں بل اوسے فائق وہ معظم
وہی بر تراصیلوئے عیان ہیں
وہی ہیں دین سلامی کے اعلام
خدا کے خلق پر وہ سب فدا ہیں
کہ صد جان او نکا و جان ناسے بران

وہ سب مخصوص یار مصطفیٰ ہیں
جو درجہ عوالم اولیا ہیں
تو فضل اولیا کے مصطفیٰ ہیں
قلوب ان کے چو قلب انبیا ہیں
اگرچہ وہ طفیل در مقامات
جو جملہ معجزات انبیا ہیں
تو ان سے یہ ولید کی کرامات
کرامت کے جو منکر اشقیاء ہیں
جو منکر معجزات انبیا ہیں
تو جملہ اولیا کے مصطفیٰ جو
تو وہ چون انبیا ہیں در مقامات
نبوت کا نبوت اگر ختم کام
وہ مخصوص امت مصطفیٰ ہیں
کیا پیدا خدا نے جب اُمم کو
تو گنت خیر امت او نہیں فضل
ہوئی نور محمد سے یہ پیدا
ہوئیں دیگر اُمم پیدا جہان میں
ز نور انبیا کے خویش لاریب
نواحد اور او نہیں بالیقین ہے

نعم جملہ سے فائق دید یزدان
اُمم بھی انبیا کے پاک اطوار
تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم
یہ مثل انبیا او سے مکرم
طفیل کے طفیل وہ اُمم ہیں
تو یہ امت جو فضل بر ملا ہے
عبادت کے لئے جو روز فضل
تو یہ امت ہوئی او سے مکرم
وے روزِ دو شنبہ او سے فضل
لیالی میں جو لیلِ القدر فضل
جو لیلِ مولدِ خیر الورا ہے
تو وہ دو نولیاں جو کہ مخصوص
مہینوں میں جو فضل ماہِ رمضان
وہ دو نو ماہ جو مذکور بالا
کتا بوئیں جو فضل ہے وہ قرآن
علوم و نہیں جو فضل علم باطن
تو وہ مخصوص بہر ذاتِ احمد
نہ ہر دو علم سے مخصوص زہار
کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع

وہ احمد کے لیے مخصوص ہر آن
طفیل او کے ہیں در دیدِ غفار
تو بیشک دیدِ ایزد میں مقدم
کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم
کہ اس امت سے وہ پستہ ہم ہیں
تو یہ مخصوص بہر مصطفیٰ ہے
وہ روزِ جمعہ اجل اور اکمل
طفیل صاحبِ خلقِ معظم
کہ ہے او سین ظہورِ ذاتِ اجل
تو افضل او سے بیشک نزو اکمل
کہ رحمتِ اسین بس بے انتہا ہے
محمد اور احمد سے وہ مخصوص
تو مولدِ شہرِ فضل او سے ایجان
وہ ہیں مخصوص بہر شاہِ طاہر
تو وہ مخصوص بہر ذاتِ فزاق
کہ وہ چون روح در جملہ موطن
محمد علمِ ظاہر سے وہ انجند
کوئی از انبیا نزدیکِ غفار
شریت بھی حقیقت سے وہ لامع

سوا ذات جیب اللہ انور
وہی وار علوم کبریا ہے
وہ سچ بکبر علم پر صفا ہے
تو ان علوم نے وارث ہیں یہ علما
شریت بھی حقیقت اون پر ظاہر
نہ مونسے پر علوم خضر ظاہر
اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے
علوم غوث ایزد بحر زخار
وہ بیگ از علوم مصطفیٰ ہے
نبو وے خضر کو اس جاسرائی
لدنی علم خفری جو کہ طاہر
یہ خفری مصطفائی مشربان ہیں
غرض جو چیز فضل ہے جہانین
وہ سب مخصوص بہ مصطفیٰ ہے
جو مطلوب خدا او کی رضا ہے

تو کیوں کر اب خیموری سے ادا ہو
شنا او کی کہ جکا حق رضا جو

تو شہر ون میں جو فضل ہے مدینہ
تو وہ مخصوص بہر تقدیر پاک
مدینہ سعدن جسد سکینہ
کہ ہے جتے ہویدا ستر لولاک

کہ خلق خلق سے یکتا وہ مقصود
شفیع خلق او س مرتدین دالم
وہی روح عوالم بالیقین ہے
اوسکی خاکپا فرش زمین ہے
وہی لاریب ہے رب العوالم
وہ مرتد فضل عرش برین ہے
جو ہمایہ ہے اوسکا وہ مدینہ
تو کیونکر ہونے کے سے وہ فضل
اگر ہوتا بلاد اللہ میں فضل
تو ہوتا اوسین لاد مرتد پاک
تو اب ثابت ہوا نزدیک اکمل
وہ لاد منظر ذات خدا ہے
وہ لاد منظر نور خدا ہے
خدا او س مصطفیٰ سے کب جدا ہے

خیموری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی فضل اوس پر دل خدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور
دلیلوں کا نہ اوسین کچھ گذر ہے
کہ لاد یہ محبت کا اثر ہے
مدینہ سب سے فضل جائے پر نور
دلیلوں پر نہ کچھ میری نظر ہے
کہ کوئے یار فضل بے خطر ہے

کہ وہ جس شہر میں زندہ ہیں
 اوسے میں نور ایمان اور دین ہے
 کہ وہ پیش نظر ہر دم عیان ہے
 اوسیکے نقش کا یہ دل نگیں ہے
 جو گوش ہوش میں اوسکی ندا ہے
 کبھی میں شرق میں باسینہ بریان
 گئے چون باد در ملک شمالی
 پریشان خاطر و حیران پھرون میں
 شراب خون کباب دل خدا ہے
 یہی ہے درد ہر دم اس زبان سے
 کہ ہووے میرا دفن وہ مدینہ
 مدینے کی زمین ہووے نہ خُرد
 تو صحرائے مدینے کے درندان
 تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو
 توئی ربی توئی مقصود ایمان
 تو روز حشر لا بد یہ مقالی
 شفیع رسل عند اللہ لاریب

خیوری کو تو اللہ یقین ہے
 کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

اعلم انھا الصفی والمحب الوفی ان قبر نبینا الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 افضل لبقاع بالاجماع و سید القبر بلا نزاع و حتی من العرش الکعبۃ الشرف
 لانه محل الاعضاء المنیفہ و الخلاف الواقع بین الائمة الکدام و فیما عداہ
 وما و ساء بیت اللہ العلام و کما هو مصحح فی کتابی نجم المبین و من ذیل المہم
 یعنی قبر شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ اور عرش سے فضل علی الاطلاق ہے
 یہ فضیلت نزاد و ائمہ کبار ثبات بالاتفاق ہے و اس میں کیا ہرگز نہیں نزاع ہے
 کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے و اور ماورائے قبر جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام اور سوائے بیت اللہ العظیم دو نو شہر و نکی فضیلت میں اختلاف مشہور ہے
 بعض علما ظاہر کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے افضل و بعض اور ہے و اور اکثر کلام نے
 فرمایا کہ شہر مدینہ ہا سکنیہ شہر مکہ مکرمہ سے افضل بالضروری ہے و اور یہی فرمان واجب الادان
 نزد عاشقین صادقین از بسکہ مستحق و پُر نور ہے و اور یہی اعتقاد پُر سداد
 سعدان و داد علامت کمال ایمان و نوال عرفان بلا فتور ہے و اور یہی امر براہین
 قاطعہ و مضامین ساطعہ سے از بسکہ ہویدا و پیدا موجب سرور و موفور ہے

وَمِنْ مَذَاهِبِ حَبِّ الْأَيَّامِ لَا يَكْهَلُهَا
 وَلِلنَّاسِ فِيمَا بَيْنَهُ قُوتٌ مَذَاهِبُ

ای عزیز و افتخیر اہل حضرات علما خوب حکمت میں لاء امانت عاشقین اور مشرب محبتیں علی
 ع جانب عشق عزیزت فرو گذارش و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی لہ فی حق الکملہ
 ان المدینۃ خیر من مکہ و اہ الطبری فی جمیع الکبیر و غیرہ من الخلفاء علیہم صلوات اللہ القدس
 یعنی مدینہ منورہ افضل البلا ہے مکہ معظمہ سے افضل نزاد و داد ہے مکہ مکرمہ ظہر انوار جلال اللہ لا الہ الا اللہ
 انکار ہے مدینہ معظمہ نظر اسرار محمد رسول اللہ انکار ہے و تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان مدار ہے

وہ تیس قدرت مشترک مکان
نہ تھکو کسی چیز سے افتخار
وہ زمانے اسطور سے دمبہ
خدا کو اسی خاکِ پاک کی تہ
رہا کوئی ایسی اہل حکم
کہ بت نہ نکالیں تہ کو را نشان
وہ اسے جو لامکہ نہیں
کہ با خاک پاے نہ اکتفا
جیسی کو اس کی تہ
یہ کس کی قسم کیا وہ ستر تہ

خیوری محمد کی شجرت
بکشف حقیقت نور اب رقم

نہا میں اسے وہ ستر خدا
محمد حقیقت میں ستر قدم
وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا
ایسی ستر کو ساجدین کا سجود
جو ہے دست محبوب خیر الورا
جو ہے عکس اس کا وہ بین الانام
وہ جائے ہوئے ستر کی مصطفیٰ
یہ کعبہ خلیل وہ کعبہ خلیل
کیا اس کی تمسیر لایہ خلیل

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْعِظَةِ أَدَمَ اسْتَفْتَحْ خَمْرَكَ طَيْبَةً أَدَمَ بَيْدَتِي وَنَبِيَّيْ
صَبَاحًا كَذَا فِي التَّحْقِيرِ

گدا ہے تہ جو رکازات
وہ کعبے سے فضل بعد بیات

کہا اوہ کو بتی خدا ایک بار
کہا اوہ کو یا عبدی ہفتاد بار
یہی خانہ بزر آبرار سے
یہی خانہ ہے کعبہ اَلْقُبَا
اگر چہ یہ کعبہ مطاف کبار
ہمہ حجر آشد کو چوچین مدام
وہ قبلہ نما ہے قبلہ ضرور
جو ہے دید اوہ کی وہ دید خدا
کہ جو پاک ہے عوائف کبار
کہ یہ مسکن ذات پروردگار
وہی خانہ ستر اسرار ہے
وہی خانہ ہے کعبہ کبار
وہی اس کا خانہ وہ لیل مبار
یہ چوچہ قدم اس کا با حشر مدام
مطاف الہی وہ ستر سرور
خدا دید اوہ کی سے ہو کعبہ جدا

خیوری وہ ہے دیدہ مصطفیٰ
تو دیدہ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہ مکہ میں کعبہ عیان
مدینے میں ہیں جب شفیع الورا
جہان مصطفیٰ ہے وہاں خدا
خدا مصطفیٰ سے ہووے جدا
بیان مصطفیٰ اور خود وہ خدا
وہ کعبہ جو ہے مظہر فیض وجود
تو کیونکر نہ افضل جو شہ حبیب
یہ لاریب آخر دلیل مبین
ہوئی شریف کعبہ رخ شہر آبرار
تو الابد وہ افضل نہ اسمین گمان
تو افضل وہ لاریب نزد خدا
جہاں پر خدا ہے وہاں مصطفیٰ
جدا مجتبیٰ سے ہووے خدا
وہاں کعبہ انکی جو ہے خاکِ پاک
تو جو محمد سے اس کا وجود
کہ ہے جسے کعبہ کو عزت نصیب
کہ شرف امکان ز شرف ممکن
زیادہ جیسی ہے نہ وہ

تو او سمن نگین شد و چون
 جو اہل نظر او سکا بشتی
 جو او سیک خزانہ بیت حل شد
 کہ وہ فضل خلق پرور نگار
 وہی او سکو بیشک مراد است
 کہ فی شبہ است نازق نامور
 ملائک بھی ہوتے اوسے رہبر
 ہم وقت تار و زار روز شمار
 حقیر کی یہ قبول نزد غفور

بہ کہو کہ ہم نزد خدا رزقیات مآب سید نبی اشکارت اور قرات
مبیر فرقان مبین حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتے تو کہ اگر مایہ و لہ
اَنْتُمْ اَوْ اَمْ اَنْتُمْ تَقْسِمُہُمْ جَاوَزْتُ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاسْتَغْفِرُ لَہُمْ الرَّسُوْلُ
تُجَبِّرُوْا اللّٰہَ تُوْا بَارِحُوْا مَیْنِیْ

شعر

خدا فرما چکا قرآن میں لاریب وہ آؤں پاس تیرے چشم گریان وہ استغفار پر ہوں جبکہ شیدا کر رہے اوں کے لیے توجہ شفاعت اکھا حق قائل تو کہ کرمیما وہ تینوا ہووین جبکہ موجود وہ ہوں مقبول توبہ نزد حرمان یہ فیض مصطفات جبکہ دائم وہ مقبول شفاعت نزد ایزد یہ جاری فیض و کائنات شب و روز تو اب کیونکہ نہ ہو گئے تفضل	گنہگار ان امت میں جو پر عیب طلب غفران کریں باسینہ بریان مزد اوں کی کریں تو بھی ہویدا تو بخشے ہم خدا اوں کی شفاعت کو جدد واللہ قولاً بارحیما تو بخشے اوں کی عصیان رب محمود کریے اوں پر ہمیشہ رحم یزدان شفاعت پر ہمیشہ بین وہ قائم کہ ہووے جسے غاصی پاک بعد قیامت تک بعد امداد پر سوز ماریںہ پر سکینہ شہر اجل
--	---

خیوری کا یہی لاریب یقان

ماریںہ با سکینہ عین ایمان

ای لمیب صفی و ماریب و فی آنا امت کا نزد قبر سید الکائنات
عالیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیمات اور استغفار سید مختار واسطہ اوں کے

نزد رب البریات اور شفاعت کرنا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کا واسطہ تمام امت کے لیے نہاں اور قبول فیما حق تعالیٰ کا
اوس شفاعت کو اور نزول رحمت حسب تنفیر اور شفقت بعباد امت
کا زیارت روضہ طہرہ جو فضل القابات ہے اور حصول نجات
و استمداد جناب رسالت مآب جو اکمل سیلہ نجات ہے اور حصول
فیض قریب و جوار سید مختار اور نزل خیرات و برکات جاویدت ماریںہ
با سکینہ پر انوار جو موجب رضائے خدا کے زمین و سماوات ہے اور
اور وہ قریب و جوار منظر پروردگار جو اجل واسطہ قبولیت دعوات
مذہب اعداد عبادات مکہ مکرمہ ت نہایت و بغایت فضل و اجل مال
اشکارت اور منافع خیرات مذکورات کا تمام امت کے لیے علی الدوام
تا یوم القیام از بسک اسبیا و بشارت ہے اور حصول مہربان مسطورات کا
وہی ذات سید الکائنات و سیلہ ہے با یقین پس مدینہ نورہ کیونکہ فضل
نور کا معنی ہے نزد ہر نبی مکہ مکرمہ میں الکرعبہ فخر مخزن انوار اجل
ہے اور نور مدینہ نورہ میں وہ روضہ حبیب خدا سعدن امراہ جمال ہے
الکرعبہ طائفین اور مش برین سے فضل ہے سارہ اکملہ سماوات و
ارضین سے اکمل ہے اور فضیلت مجاہدیت جلد قرآن شریف ت انظر
سین شمس ہے کہ حدیث جلد فرقان عین مثل قرآن عین من کلمہ
ہے جیسا کہ تعظیم مفسر معحف آیت لا یحکمہ الا انظرہ و ان ت
اشکارت و لیا جی تکریم جلد معحف عدم شمس محدث و غیرہ ت ہوا

بلا الخارب + مکہ نشہ زمین اگر مقام تولد سید الانام است + تو مدینہ پر سکینہ
 میں جائے تخم و وجود پر وجود علیہ الصلوٰۃ والسلام است + مکہ مکرمہ میں اگر
 نزول حمت کی صفت و نسبت پر روز بلا الخارب + تو مدینہ لطافت خرمین
 میں روضہ مطہرہ پر نزول حمت و رضوان و ملائکہ الرحمان سے حرم و
 یل و نہایت + کیونکہ وہ روضہ شریفہ بقعہ منیفہ لاریب دائم منظر پروردگار است +
 منظر ہوا رفیع الی علی عند اولی البصائر + اسی عزیز و افرتمیہ محل قبر حبیب خدا
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و فضیلت محمود + ایک تو اوس و نزولانی سلام کعبہ بانی
 سے پر نوریت + جو خطاب ایزدینان طرف زمین و آسمان آیت ایتنا طوعنا
 اکثر حکما میں وہ مجیب بالاتفاق است + زمین سے وہی در کعبہ معظمہ اور رسالت
 سے اوسیکہ محاذی بقعہ منیفہ عند اذواق ہے + دوسرہ حقیقت محمدیہ جو درت
 وجود و علوی و سفلیہ جو باطن احدیت مبداء احدیت برزخ کبریٰ علی الاطلاق
 ہے + اوسی حقیقت کی شان میں فوقان قاطع برہان ناطق ہے یہ کلام قدیم +
 هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

وہ اول وہ آخر و وف و رحیم
 وہ مبین نقاب رخ دلربا
 وہ سلیمان و فی جوبہ مہ جبین
 وہ ہر دو نمودار از یک حجاب
 وہ ب اُم اُم اور اُمی نقب
 وہ ہے روح اعظم وہ حب قدیم

وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک عظیم
 حدوث و قدیم میں وہ برزخ سدا
 وہ لیلیٰ قدیم جو بسے نازنین
 کہیں جسکو احمد رسالت مآب
 وہی آدم و آدمی کا نسب
 وہ ہے پدر ارواح خلق عظیم

وہ رُوح خدایت وہ رُوح الہ
 وہ ہے سر مطلق وہ شان شیب
 وہ خلق خدا کی ہمیشہ پناہ
 سقیہ نہ برگز وہ نزول لبیب

وہ سر عوالم وہ مقصود است
 حیوری کا ہر دم وہ سجود است

قال الله سبحانه في كلام المبين + اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا
 مِنْ طِیْنٍ فَاِذَا اسْوٰیْتُهُ وَاَنْفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ + قال
 سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روز بہان فی تفسیرہ
 عرائس لبیان قدس اللہ سرہ و افاض علینا برہ ثم اعلم ان الامرواح کلہا
 خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحہ اصل الامرواح
 ولهذا سُمِّیَ امِّیًّا اى انه امر الامرواح فکما کان آدم علیہ السلام ابًا
 للبشر و امّہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الارواح
 ذوی حکمہ ابًا للامرواح و امّہا و ذلک لان الله تعالیٰ لما خلق روح النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کان الله و لم یکن معه شیء اخر حتی ینیب روحہ
 الیہ او یضاف الیہ غیر الله فلما کان روحہ اَوَّلُ شَیْءٍ تَعَلَّقَ بِهِ الْقَدَرُ
 شرفہ بقشریف اضافتہ الی نفسہ فسمّاه روحی ثوحین اراد ان
 یخلق آدم فسوّاه و نفخ فیہ من الروح المضاف الی نفسہ و هو روح النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کما قال فَاِذَا اسْوٰیْتُهُ وَاَنْفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ
 فکان روح آدم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم و کذلک امرواح اولادہ
 لقوله تعالیٰ ثُمَّ جَعَلْنَا نَسْلَکَ مِنْ سُلٰلٰةٍ مِنْ مَّاءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوَّاهُ

وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَفَإِنْ تَدْنَىٰ فِي حَقِّ مَرْحُومِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَفْخَرُ بِهِ مِنْ
 رُوحِهِ فَكَانَ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرُوحَهُ مَنْ رُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمُرْتَضَىٰ إِلَى حَضْرَتِهِ تَعَالَى وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لَوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْعَىٰ مِنْ نَفْسِي تَعَالَى كَالْأَسْطُورِ
 فَرَانٍ وَاجِبُ الدَّيْنَانِ بِهٖ فَرَانُ الْمَعَالِ الْهَيْوَانِ مِثْلُ خُوشِ قَبِيَانِ بِهٖ كَمَا دُكِرَ
 تَوَاتُرَ مِيرِ جَبْرِائِيلَ بِهٖ جَبُوتِ تَبِ بِهٖ رُبُّ فَرَشْتُو بِهٖ كَمَا أَشْكَرَ بِهٖ كَتَحْقِيقِ سَلِ
 كَرْنِ وَالْأَهْوَانِ مِثْلُ أَدَمِ كَوَاتِ وَكُلِّ سَبَابِضٍ وَرَبِّ جَبُوتِ رَاسْتِ وَدَرَسْتِ
 كَمَا يَنْبَغِي أَوْ كَوَاتِ فَمُورٍ وَرَدَّ وَخَلَّ كَمَا يَنْبَغِي جَبُّ أَوْ كَمَا يَنْبَغِي رُوحِ كَوَاتِ وَرُوحِ
 بِسْ وَاسْطِ أَوْ كَمَا يَنْبَغِي سَبِّ فَرَشْتُونَ نَبِّ حَسْبِ فَرَانِ رُبِّ غُفُورٍ وَرُوحِ
 تَفْسِيرِ عَرَسِ الْبَيَانِ مِثْلُ اسْطُورِ بِهٖ مَذْكَورٍ وَرُوحِ تَفْسِيرِ زَبْرَةِ الْعَارِفِينَ
 عَمْرَةَ الْوَصْلِينَ الْوَصْحُ صَاحِبِ رُوحِ زَبْرَةِ الْقُدْسِ شَرْعُهُ بِنَايَتِ الرِّضْوَانِ
 كِي بِهٖ شَهْرُهُ كَرَمِ تَعَالَى نَبِّ رُوحِ بِهٖ فَرَشْتُونَ جَبَابِ رُوحِ كَرِيمِ نَبِيِّ الطَّيِّبِ الصَّلَاةِ
 وَالتَّلِيمِ بِهٖ سَبِّ رُوحِ كَوَاتِ كَوَاتِ وَرُوحِ بِهٖ فَرَشْتُونَ الْوَالِدِ وَرُوحِ
 أَوْ سَبِّ سَبِّ كَوَاتِ كَوَاتِ وَرُوحِ بِهٖ فَرَشْتُونَ الْوَالِدِ وَرُوحِ بِهٖ فَرَشْتُونَ
 الْوَالِدِ كَمَا نَامَ نَامِي أَسْمُ كَرَامِي أَمِي مَثُورٍ وَرُوحِ بِهٖ كَرَامِ كَامِ مَعْنَى لَفْتِ عَرَبِ مِثْلِ
 صَلِّ اَصُولِ مَذْكَورِ بِهٖ جَبَابِ كَرَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَالِدِ بَشَرِ بَيْنِ أَشْكَارِ وَرُوحِ
 حَفَّتِ حَوَارِثُ تَعَالَى عَمَّا أَمَّا بَشَرِ بَيْنِ بَلَا أَشْكَارِ وَرُوحِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ
 كَرِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّلِيمُ بِهٖ رُوحِ وَرُوحِ رُوحِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ
 أَوْ تَفْصِيلِ رُوحِ جَبَابِ كَرَامِ وَرُوحِ رُوحِ رُوحِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ

نَبِّ رُوحِ بِهٖ فَرَشْتُونَ سَيِّدِ الْإِنَامِ عَلَيْهِ الطَّيِّبِ الصَّلَاةُ وَالتَّلَامُ كَوَاتِ كَوَاتِ بِهٖ فَرَشْتُونَ
 كَامِ لَاسْتِ وَرُوحِ اَوْ سَبِّ ذَاتِ سَبِّ الْكَلَامَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ
 تَحَابُّ وَرُوحِ كَرَامِ وَرُوحِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ
 رُوحِ كِي نَسْبِ كَرَامِ بِهٖ أَشْكَارِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ تَعَالَى نَبِّ رُوحِ كَوَاتِ كَوَاتِ
 حَكْمَتِ شَامِلِ سَبِّ جَبَابِ وَرُوحِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ كَوَاتِ
 ذَاتِ قَدِيمِ الصِّفَاتِ كِي نَسْبِ كَرَامِ بِهٖ أَشْكَارِ بِهٖ جَبَابِ رُوحِ تَعَالَى
 كِي لَطَائِفِ وَرُوحِ شَرَفِ سَبِّ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
 ذَاتِ كِي طَرَفِ مَبَاهِطِ بِهٖ خَلْعَتِ بِهٖ صِفَاتِ قَدِيمَاتِ تَحَابُّ بِهٖ جَبَابِ
 كَرَامِ رُوحِ خَدَابِ بِهٖ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
 سَبِّ بِهٖ اَوْ سَبِّ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
 كِي صُنَابِ بِهٖ اَوْ سَبِّ طَاعَتِ رُوحِ بِهٖ جَبَابِ بِهٖ جَبَابِ

شَرْعِيَّتِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	شَرْعِيَّتِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ
مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ	مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ مَبَاهِطِ

پھر جب وجود پُر جوہر آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا تو اوس کو حق تعالیٰ نے
 اپنے رُوحِ پُر فتوح سے پیرا کر دیا پس رُوحِ آدم علیہ السلام رُوحِ محمدی سے

سید ابوالحسن ابوالوارث سے ہویدا ہوا پس اہل بن آدم علیہ السلام
فرزند رسول کریم ہے اگرچہ ظاہر میں او کا فرزند صاحب خلق عظیم ہے
وَاللّٰهُ رَبُّ الْوَحْدَانِیَّةِ دَعَاؤُ الْمَلٰٓئِیَةِ

وَاِنِّیْ وَاَنْ كُنْتُ ابْنُ اَدَمَ صُوْرَةً وَلِیْ فِیْهِ مَعْنٰ شَهِدٌ بِاَبُوْنِیْ

وَاللّٰهُ مَا اَفَادَ فِی الْفَاسِقِیْنَ كَلَامًا

گر بصورت من ز آدم زاده ام و حقیقت جد جذ افتادہ ام

اور ایسا ہی ارواح اولاد آدم علیہ السلام اور سائر ارواح مخلوقات و سفلیات
بالکمال فرزند جناب رسول کریم بن علیہ الصلوٰۃ والسلام لہذا فرمایا جناب
رسول کریم نے علیہ الصلوٰۃ والسلام ہلام کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی
یوم القیام میں حضرت آدم اور سائر خلایق بالضرور میرے لوا کے زیر
سایہ ہونگے یوم انشور پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہ ہوں جناب رسول کریم
وہ عبرۃ لما یخصہ المذکر الیوم کیونکہ اس مدعا پر خود ماطق ہے کتاب
مستطاب قدیم کہ یَعْرِفُوْنَهُ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَانَهُمْ اَیُّهَا الْفَہِیْمُ یعنی
قوم ہویدا ایسا پہچانتی ہے رسول کریم کو آشکارہ جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے
بیٹوں کو بلا انکار بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے ہر طور پر
روحانی او پر ظاہر ہے اور یہ امر حدیث من عرفت نفسہ فقد عرفت
ربکف خود باہر ہے کیونکہ معرفت نفس میں معرفت روحانی داخل ہے
اور معرفت نفس معرفت خدا حاصل ہے اور جب ولی کو معرفت خدا
حاصل ہوئی جو غیب الغیب تو ولی کو معرفت روحانی حاصل ہو میں کیا ریب ہے

واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی اس عزیز پر تین اگر کماہ فطریں اور
ج و عمرہ و شکارب و تہذیب و تہذیب اس عبارت سے پیا نور رب
قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیہ السلام من خرج علی طہر لیرید
الاصحوری هذا لیصل فیہ کانت بمنزلۃ حجتہ رواہ الیہ یحق و غیرہ عن
ابی امامہ رضی اللہ عنہ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیہ السلام وعلیہ السلام
الغظام من تقطعت بیئہ ثرائی مسجد قباء فصالی فیہ صلوٰۃ کان کاجر
عمرہ رواہ ابن ماجہ و غیرہ بسند جید عن سفیل بن حنیف رضی اللہ عنہ
و روی اہل امام احمد و الحاکم و قال صحیح الاسناد و رواہ غیرہم ایضاً عن
عنہم بالفظ من توصفا فاحسن وضوئہ ثم جاء مسجد قباء فزکع فیہ رکعتین
کان لہ کمدل عمرہ و روی ابن شبة عن سعید بن الرقیث الراشدی قال
جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم الی مسجد قباء فصالی فیہ رکعتین الی
بعض هذا السواری ثم سلم و جلس و جلسنا حوله فقال سبحان الله ما اعظم
حق هذا المسجد لو ان كل مسير من شجرة كان هذا ان يوتي فمن خرج من بيته
يريد ان يصلي فيه ركعتين قبل ان يله باجر عمره قال ابو غسان
و ياقوي هذه الاخبار و يدل علی تفاهرہا فی العامة و الخصاص
قول عبد الرحمن ابن الحکوم

شعر

وایم الله قد اقررت عینا
من المتعمرات الی قبائی

ملخص الکلام فی هذا المزمع یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کا نامہ بدر

نبوی میں اس قصدت آوے کہ او میں نماز پُر نیاز باشوق و ذوق
 جان و جان بجا آوے + تو حق بجز تالی شانہ تو بسج کامل کا او سکھو عطا
 فرماوے + او جو شخص باوٹوئے تمام اس ارادت سے سجد قبائین جباوے +
 کہ بامداد آبی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز آوے سے ظہور میں آوے + تو حق
 تعالیٰ ثواب عہد کامل کا او کے نامہ اعمال میں تحریر فرماوے + اس باب میں
 احادیث قویہ اور اخبار و آثار مضیہ بسیار ہیں + اور او کی صحت پر متفق تھے +
 محدثین کبار میں + اور یہ ام بھی از بسک ظاہر و عیان ہے + ہر خاص عام پر
 موبد انگیان ہے + کہ اوائے حج ایک سال میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہیں جوتا
 زینہار + اور اوائے نماز سجد نبوی میں ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے
 بلا اتنا + اور زبار نمازی اوس نعمت عظمیٰ سے مشرف ہوتے ہیں یل و نہار
 پس مدینہ منورہ کیونکہ فضل نبوی مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار + مگر جس شخص
 کانو فطرت مغتوہ ہو اور اصل میں وہ بابل نارد + تو وہ کیونکر دیکھ
 مدینۃ السلام قبة الاسلام کے انوار پیرا سرار + اور کیونکر منکشف ہوں
 او پر مقرب حبیب قدیم منظر محبوب عظیم کے اسرار پُر انوار + کہ وہ کنز مخفی
 سے موبد این باطن او نکاح ریت ہے عند اولی الابصار - شعیر

بیاتار مدینہ نور احمد	بہ بنی از در و دیوار لامع
جمال مستطاب پردہ بنی	چو خورشید می کہے ابر طالع
بیای کو چشم تیرہ باطن	بہ بین ہر گوشہ صدر باطن
بروق شب سوز آنجا لواج	برور دین فروز آنجا سواطع

نجوم ابتدا آنجا فروزان	شموس صفا آنجا طوال
چو از ناری کجا تو نور بینی	بود ہر کس باصل غویش این
چرا با غویش دشمن گشتہ تو	چہ غور امین بی بسین قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور	چو نور فطرت گردید صناع
نصیحت کر دست دیگر توانی	قَاتِ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ وَرَق

قال في منهل الصفوة والتجربة والجماع الكبير وغيرهما من زمر الفقهاء من ان
 نذر اس لودادو المسالك + قدس الله سيرة وافاض علينا بركة كان يقول
 حجي زيارة قبر حبيب الرحمن + وصلاح في جوار طيب لعصيان + افضل
 من حج بيت الله المنان + وكان لا يتوجه الى بيت الله المتعال + مع كون
 صاحب الثروة والاموال + وكان يصطحب في اكثر احوال + بانه في قبره
 عليه الصلوة والسلام + وعلى آله واصحابه البرة الكرام + كعبه الله
 الملك العلام + وستر اسرار احديته على الخلق + وهو حقيقة المحرقة
 ومادة الشريعة + اصل الحقائق الشرعية + حياة الزمزم لا بدية
 + ولا خاتمة + وسور الكعبة من وجوده + وتنزل الرحمة عليها من جوده
 + ولا شيء من بعد جوار سيد الثقلين + وبسبب حتى يتقاصر لحيته
 من دموع العنين + ويدكر اخيار سيدنا عثمان بن عفان + شهادة
 نفسه النفيسة على العجم + ودعاة اللهم ارزقنا شهادة ف
 سبيلك وامتنا في جوار حبيبك فلما وعد الله امامنا الملك مني بخلائق
 عن المهالك بان لا يفيض روحه الا في جوار حبيب في مدينة الشريعة

و امره ان يبع مرة بلاد مناسبت و قد اى عدة الله حج مرة امامنا المالك +
 رضى الله عنه بصفه شديده و عند يود د مع محبوب الكرم عليه افضل الصلوات
 و اكل التسليم + يعنى كتاب بل صفا و تفسير تيمير بين مذکور است + بيان كبر و تيمير
 كتب معتبه دين بمعى مطلوب + كه تحقيق حضرت امام مالك عاشق صادق و روى المسالك
 قدس سره و افانسان علينا بزه و ائم اطوار فرماتے تھے + محبين صادقين كو
 انشليت مدينه منوره ساتے تھے + كه حج مير ازيارت روضه جناب سول
 كريم ہے + اوچہ ہر زمان و ہر آن صلوات و تسليمات خداى قدیم ہے +
 اور نماز پڑھنا مير مسيح نبوى مين بالسرور + حج بيت اللہ سے فضل و اكل
 ہے بالضرور + اور باوجود ثروت كثيره و حصول اموال فيہ متوجہ نہيں ہوتے
 تھے طرف بيت اللہ العالم + اور قصد حج كعبہ نہيں فرماتے تھے على الرغم +
 اور اكثر احوال ايسا بيان صحيح فرماتے تھے + محبين حاذقين كو مژدہ جان بخش
 ساتے تھے + كه تحقيق قبر شريف جناب رسول كريم عليه اطيب الصلوات و التسليم
 بين لا كلام + و چيز مسعود موجود ہے نزد محققان ائمہ اسلام + ايك تو
 لب لباب ارض كعبہ زكيہ + اور دوسرا ستر اسرار حضرت احدية + اور هي
 سبب تشرعيت محمدية + اصل فيض حضرت احمدية + وہي ستر ساجد و سجد
 ہے + وہي حقيقت عابرو و محبوب + اوسى سے وجود ہمہ موجود ہے +
 لا بد اوسى سے بقا رہ وجود ہے + اوسكى جود سے كعبہ حضرت و دود ہے +
 اوسكى رحمت سے رحمت كعبہ محبوب + اوسى سے تنزل رحمت صلب و
 روح ہے + اوسى سے حيات ابد الابد ابد و روح ہے + اوسيكائے فيض نيت

و فرشتيات ہے + اوسيكائے شرب نبات و ميزين ساوات ہے + و قد اللعاس
 در ما في هذه الشمل

شمس على قطب الكمال مصيئه
 آوج التقاطع مركز العز الذي
 فالخلق تحت سماءه كخردل
 والكون اجمعه كدينه كخايم
 وتطيعه الاملاك من فوق السما
 وله المقام وذلك المحمود ما
 هو دمر بحر الومة وخضمتها
 هو ماؤه هو واؤه هو باؤه
 هو قافه هو نونه هو طاقه
 عقد الوة بحمد و شانه
 والعرش والكرسي قمر المنه
 وطوى السموات العلماير ورجه
 انبا عر منى عن مستقبل
 انبا عر عن الاعترار اعلانا و كمر
 حاشاه كمر كمر كمر عاية

بذر على فلك العلا سيرانه
 لرحى الملا من حوله دوسرانه
 والامر يبرمه هناك لسانه
 في اصبع منه اجل اكوانه
 والوح ينفذ ما قصاه بنانه
 كمر يد من شان تال شانته
 هو سيف ارض عبوديه ومعانه
 هو سيفه والعين بل لسانه
 هو نوره هو نوره هو سرائه
 فالامر دهره وكون اوانه
 فجلاه كمر محله ومكانه
 حتى السجل كمر لرحم كسانه
 اكشف القناع و كمر كمره
 يفسر السريرة يومر اعوانه
 اذ كل عايات النباية انه

و امره ان يبع مرة بلاد مناسبت و قد اى عدة الله حج مرة امامنا المالك +
 رضى الله عنه بصفه شديده و عند يود د مع محبوب الكرم عليه افضل الصلوات
 و اكل التسليم + يعنى كتاب بل صفا و تفسير تيمير بين مذکور است + بيان كبر و تيمير
 كتب معتبه دين بمعى مطلوب + كه تحقيق حضرت امام مالك عاشق صادق و روى المسالك
 قدس سره و افانسان علينا بزه و ائم اطوار فرماتے تھے + محبين صادقين كو
 انشليت مدينه منوره ساتے تھے + كه حج مير ازيارت روضه جناب سول
 كريم ہے + اوچہ ہر زمان و ہر آن صلوات و تسليمات خداى قدیم ہے +
 اور نماز پڑھنا مير مسيح نبوى مين بالسرور + حج بيت اللہ سے فضل و اكل
 ہے بالضرور + اور باوجود ثروت كثيره و حصول اموال فيہ متوجہ نہيں ہوتے
 تھے طرف بيت اللہ العالم + اور قصد حج كعبہ نہيں فرماتے تھے على الرغم +
 اور اكثر احوال ايسا بيان صحيح فرماتے تھے + محبين حاذقين كو مژدہ جان بخش
 ساتے تھے + كه تحقيق قبر شريف جناب رسول كريم عليه اطيب الصلوات و التسليم
 بين لا كلام + و چيز مسعود موجود ہے نزد محققان ائمہ اسلام + ايك تو
 لب لباب ارض كعبہ زكيہ + اور دوسرا ستر اسرار حضرت احدية + اور هي
 سبب تشرعيت محمدية + اصل فيض حضرت احمدية + وہي ستر ساجد و سجد
 ہے + وہي حقيقت عابرو و محبوب + اوسى سے وجود ہمہ موجود ہے +
 لا بد اوسى سے بقا رہ وجود ہے + اوسكى جود سے كعبہ حضرت و دود ہے +
 اوسكى رحمت سے رحمت كعبہ محبوب + اوسى سے تنزل رحمت صلب و
 روح ہے + اوسى سے حيات ابد الابد ابد و روح ہے + اوسيكائے فيض نيت

صلى عليه الله همما فرممت
 كلمه على معنى يربح بيانه

اور دام بہ اسان و لرزان ہوتے تھے مجبوریت قبر جناب رسول کریم سے +
 اور ہمیشہ روتے تھے دوسرے ہمسایکے نور قدیم سے + یہاں تک کہ دونو
 چشموں سے ایسی دھونہ اشک ناری ہوتی کہ اوت اپنی پیش مبارک
 سیاب ہو کر ایک لڑی موتیوں کی زمین پر ساری ہوتی + اور اس حالت سے
 ایک ایسی حالت آپ کے دل نورانی پر طاری ہوتی کہ آپ کی زبان فیض عنوانات
 ذکر شہادت حضرت عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور میں آتا کہ دل مجاہدین و
 اوتے نہایت و بیغایت ہو رہا تھا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
 عفان نے قبول کیا شہادت آپ نے نفس کی بعد اختیار + اور نہ ترک کیا
 شہد مدینہ باکینہ کو سبب حصول جوار سید مختار + اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
 سے اسطور دعا مانگتے تھے میں و نہار کہ مجھ کو شہادت نصیب کر تیرے لئے خاصاً
 مخلصات پروردگار + اور موت نصیب کر مجھ کو تیرے جیسے ہمسایگی میں
 کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالیٰ نے بالطف بسیار + کہ نہ
 قبض کرینگے ہم روح پر فوق کو تیرے جسم طابت زمینہار + مگر قرب حبیب
 علیہ السلوۃ و الثنائین اسے پروانہ شمع افوار + تیرا اور تیرے جیسے ہی
 مدینہ دل عاشق کے لگینے سے حشر کرینگے روز شمار + پس اسی وعدہ
 پر حق تعالیٰ نے امام موصوف کو امر کیا کہ حج بیت اللہ کریں ایک بار تیرے
 حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدہ ایزد غفار
 اسے اللہ راضی ہوا اس امام ہمام سے علی الدوام + اور ہم گنہگاروں
 شرمساروں سے بالطف تمام + طفیل و داد امام موصوف کے مع سید الانام

علیہ و علی آلہ و صحابہ الکرام + افضل اصحاب و اکمل لتسلیمات
 مرد و المیالی و اذیتا + اور وہ جو رسول کریم علیہ السلوۃ و الثنائین وقت
 ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ اے بلادین + تو میرے نزدیک محبوب ترین
 بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت میں مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور
 احب ارض لہ بھی مسطور ہے + تو اس میں آمد بسیار ہیں + اہل شہر کا
 ہیں + از انجملہ یہ کہ وہ قول پیش اطہار افضلیت مدینہ منورہ ہوتے پروردگار
 سے + اور بعد اس وقت کے اطہار افضلیت مذکورہ نہ مخالف اخبار و آثار ہے کیونکہ
 مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اس وقت میں ہوا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد ازیں
 اطہار احب ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان میں مقصود کردگار ہے + اس وقت میں
 مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اس وقت میں مدینہ منورہ کا افضل ہونا
 ہی مذکور ہوا + اس وقت اسی کی خیریت کا اثبات ہوا + اور اس وقت میں اسی کی
 افضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الہی میں مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + اما وقت
 شہادت میں مکہ معظمہ ہی اہل بلاد اللہ تھا + اس وقت میں اوسیکا افضل ہونا بہر
 زمانہ و زمانہ اور اس وقت میں اسیکا اجل و اکمل ہونا برائے مصطفیٰ منظور
 تھا + وہ ہشتہار اس اطہار کو مانع ہے + نہ یہ اطہار اس ہشتہار کو مانع ہے +
 ہر ایک ہشتہار و اطہار اپنے وقت پر لایع ہے + پس کیونکہ اس امر میں سکر اعراض
 کا طامع ہے + آیا نہیں دیکھتا تو وہ فرمان واجب الاذعان پروردگار + جو قرآن
 مجید فرقان حمید میں ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بنی بل ریم سے حق میں
 جواب آشکار + یا بنی اسرائیل ذکر و انبیائی اہل ائمتہ علیکم و آلائہم و سلواتہم

یعنی ای بنی اسرائیل یاد کرو تمہاری ان نعمتوں کو جو انعام کیا جئے تمہارے
 آباؤ اجداد پر بالیقین مثل انزال من وسلویٰ و تطلیل غلام اور جاری کرنا
 پانی دوازوہ چشمے کا ایک پتھر سے وادی تہ میں لاکلام اور رسوا انکے دیگر عطیات
 مرضیات و اکرام اور فضیلت دیا جئے تمہارے آباؤ اجداد کو اسے یہود اور
 اوس اہل عوالم کے جو اوس وقت میں تھے موجود پس عالمین سے اونکے زمانے
 کا اہل عوالم بہ معبود نہ اہل عوالم مطلق تار و زپر سوز موعود اور ایسا ہی
 بی بی مریم کے حق میں یہ فرمان بُسین و اصطفا علی نبیاء العالمین یعنی
 تیرے زمانے کی عورتوں میں تو پسندیدہ ہے اور ان سب پر تجھے فضیلت اونے
 تو ہی برگزیدہ ہے پس دونو عالمین میں استغراق عرفی مہود ہے نہ استغراق
 حقیقی مقصود ہے یعنی تخصیص اونکے زمانے کی وہاں مراد ہے اور مراد مطلق
 زمانہ ہر دو جگہ میں ناسر ادب کیونکہ امت محمدیہ کو سائر اُمم پر فضیلت
 آشکار ہے چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم میں یہ آیت پر ہایت نگار ہے کہ کُنْتُمْ
 خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور ایسا ہی
 اخبار و آثار و اجماع است روشن ہے اور اظہر اور بی بی مریم خدیجہ کبریٰ افضل
 علی الاطلاق ہیں اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
 بالاتفاق ہیں رضی اللہ عنہا و عنایتھا قال فی روح البیان وغیرہ من
 تفاسیر القرآن یہ نبی اسرائیل ذکر و الی اشکر و انتم الی انتم بہا علیکم بانزال المن
 و السلویٰ و تطلیل الغلام و تفجیر الماء من الحجر وغیرہا و ذکر انتم علی اہباء الزام الشکر
 علی اہباء فانتم تنہون بشرفہم و لذلک خالطہم فقال تعالیٰ فضلکم و لم یقل فضلکم بل

یعنی فی فضل بانہم فضلہم و قولہ تعالیٰ و انی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
 علی العام للترتیب ای فضلت اباہ کہ علی عالمی زمانہ و متخصیص العالم الایمان
 و العمل الصالح و جعلتہم انبیاء و ملوکا مقسطین و وہ اباؤہم الدین کا خواص
 موسیٰ علیہ السلام و بعد ازہم ان یعزوا و ہذا کما قال فی حق مریم و اصطفا علی
 علی نبیاء العالمین ای شاء زمانک فان خدیجہ و عائشہ و فاطمہ رضی اللہ عنہن
 افضل صفا فلم یکن لہم فضل علی ائمہ سیدانہم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ
 فی حقہم کنتم خیر اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ فَادْعُوا اِلَیْہِمْ اِلَی سُبُلِ الْحَقِّ و حقیقی
 اسے بسبب وفی و ساریب غنی سبب فضیلت مدینہ منورہ جلوس رسول مقبول
 اوس شہر شریف میں بلا انکار ہے اور موجب اہلیت و اہلیت مدینہ طیبہ
 دوام قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس بلد غنی میں تار و زہار ہے
 اور ظہور و فوریہ دین متین اوس بلد حبیب احمد الراحمین سے اہلسک
 بسیار ہے اور کثرت نزول احکام رب العالمین اور اہل دین تالیفین
 علی اللہ و علیہ و آلہ و علیہم السلام اوس شہر شہید اور بلد مدینہ شاکر ہے اور
 بہت بزرگوار ہے اوس شہر پر نورین مغفور و معبود ہے اگرچہ علم الہی اور نور
 سبب پناہی میں وہ بہ سبب فضیلت موجود و معلوم ہے پس اوس وقت
 میں کہ عظم کاخہ بلاد ہونابھی مشہور تھا اگرچہ حقیقت میں مدینہ منورہ کا
 افضل بلاد ہے ہونابھی بالضرورت تھا پس وقت ہجرت مکہ مکرمہ کے حق میں
 فرمان خیر بلاد مدینہ منورہ کی فضیلت کو مانع نہیں ہے سبب فرمان مذکور
 مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہو سکو مائل بہ نزاع نہیں کیونکہ بعد فرمان

یہ انوسون الفہام و وحیہ ما یخبرہ فیہ فی الزمان و الیوم امتنا علی الذ
 لا یحتمل انما ہذا من النجیب و الخیر و اللہ یهدی بہ البصیر و ما یفص
 چارون احادیث مذکورہ کا جو تجزیہ ہو بین میں نکار و یہ سب کہ دعا کیا
 جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اس پر وردگار و محبوب کر
 ہمارے نزدیک مدینہ کہ کہہ کو بائستہ و وقار و جیسا کہ محبوب ہمارے
 نزدیک کہ معظمت بلکہ اوست نہایت بسیار پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
 دعا مذکور کو قبول فرمایا اور محبوبیت و فضیلت مدینہ منورہ کی
 انبار میں لایا تو مدینہ با سکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزدیکی
 سعادت و سلام علیہ و علی آلہ البرۃ الکرام و یہاں تک کہ مدینہ رحمت خزینہ
 کی فضیلت کا اپنے رسول کریم کیا شہار کہ روئے زمین پر اوس شہر
 سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوبتر نہیں زمینہار و اور نہ محبوبتر ہے
 اوست کوئی جائے نزدیک پروردگار کہ جس شہر میں میری قبر ہو بفرمان
 ایزد غفار و اور رسول بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کہ اوس شہر سے ہجرت کیا میں تیرے ام سے اسے ملک علام و جو تمام
 شہروں سے محبوبتر تمامیر سے نزدیک لا کلام اب سکونت دے تو
 مجھ کو اوس شہر میں جو محبوبتر ہے تیرے نزدیک علی الدوام یعنی ایسے
 شہر میں جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین مابین ہوا و جامع
 زمین و زمین و معدن و داد ہو بہت میری امت عالی ہمت کو دین دنیا
 کا حصول ہا و ہوا و حصول و داد کہ جنت دارین کا ہمہ وصول ماد

ہو و اوس وصول ماد سے میرا دل نہایت شاد ہو و

ہوا فرمان ایزد جب ہویدا
 تو کر کے سے ہجرت اب نمودار
 زمین خواری ذات میں یہ کفار
 خدایا تب ہوا میں رخت بردار
 تو لہ گاہ میرا ہے جو پُر نور
 ہوا رحمت کا چشمہ جس سے نوار
 جو ہے کے میں کعبہ تیرا خانہ
 ساعلی خلیلی وہ بنا ہے
 جو بندے خاص تیرے تجھے قربان
 وہ لا بد مجھے دائم بسکے شیدا
 وہ ست بلند امین آئینہ جب
 جو ہوا ہمدرد امین و پانگین ہے
 جو ہوا اوسکی جگہ ناگوار
 وہ ہے نزدیک میرے بسکے محبوب
 جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند
 وہ ہو خیر بلاد اللہ خدا یا
 وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا
 وہ ہو و جامع خیرین لاریب

کہ اسے محبوب زاہا تجھے شیدا
 کہ ہوا نالافت میں نہایت ہوا
 کہ میں تجھے خدا دل جملہ انسا
 نہ ہوا دل بجزیم ہجرت دار
 دل خلق عوالم جسے سرور
 ہوئے اوسپر ملائکہ اسکے دوار
 وہ طیر دل کا دائم اشیانہ
 جلیلی ذات کی اوسپر ثنائے
 مرد طاقت او خداوند بادل بیان
 تیرے انوار اوس گھر سے ہویدا
 تو ہے وہ آئینا لاریب یارب
 تو وہ محبوبتر پس نازنین ہے
 وئے اوست کیا ہجرت خدا
 وہ محبوب ترین ہے بسکے مغرب
 ہمہ شہروں سے افضل شہر و بلند
 احب الارض حق نزدیک ہوا
 تو دلہا اوسے چون پے و انہ شیدا
 وہ سب شہروں سے افضل ہو لاریب

وہ ہو محبوبہ نزدیک غفار
وہ ہو محبوبہ نزدیک احمد
تو دے اوسین سکونت مجھ کو دم
حیات دنیوی و دین ربے شاد
کروں میں فتح اوس بلد امین کو
تو لہ گاہ میرا حسین پر نور
کروں میں پاک کعبہ مشرکین سے
طلوائے خاص بند و آن وہ مسرور
خدا یا جو کہ سب بار نہانی
جو در دوسو زنت کا جان میں
اگر بخشن تو او کو تیرے لائق
ملوث جبکہ آوین وہ گنہگار
وہ جاوین چشم گریان سینہ بزم
وہ تیرے پاس با ایمان آوین
کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار

خیوری بھی طفیل جملہ زوار

رب دیدار احمدت وہ شرار

قال نبی علی الصلوٰۃ والسلام و علی اللہ و اصحابہ البرۃ الکرام من زائر قبری و
وجبت له شفاعتی فی روایہ حملت له شفاعتی رواہ الدارقطنی و ابو الشیخ

و ابن ابی اسحاق عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الخ قال لعلمہ و صحبہ الفہام
ثم بنی الزرقانی فی شرح المواہب اللدنیۃ ط الا ان علیہم الرضوان الصمدانی و
فائدۃ البشیری بموتہ علی السلام و اضافۃ الشفاعۃ المذاتۃ الشریفۃ
و فادۃ انہا غفلت اذ می تغفل بعضہ الشاف و لا اعظم منہ صلی اللہ علیہ
وسلم و لا اعظم من شفاعتہ کما صرح بہ العلماء و اعلام کالسبکی و غیرہ رحمہ اللہ

من زائر قبر محمد

باللہ کر سر ذکرہ

وجعل صلاتک دتما

فہو الرسول المصطفیٰ

وہو المشفیٰ فی الوری

و المحض مخصوص بہ

فی تحشر عذاب المورج

صلی علیہ و آلہ

و سلم

کیا مبدول احمد پر عطا کو
دل خلقت ہوا جسے سوری
وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
عیان اوپر جو بین زمر آئینہ
مدینے سے جو ہے از بس رحیمہ
مدینے میں وہ ہوں باشی سینہ

جوب تیری شہادت پس زمین
جوبے دربار تیرا پس زمین
مشتاق و تے ہو میں امین
نمائے اسکو جوار ذل کمین
وہ ہونا جہنم میں رہینہ
کہ از ابن مغیہ وہ قرینہ
خیوری جگاہ نفس سینہ
تو کب مانے وہ کلمات مبینہ

تو کیا دیلون سے نہ وکار
جیسی کا ہوا سکن جہان پر
نزدہ بہ خدا اگرچہ دکان سے
وہ میرا خدا ہے در مدینہ
خدا کا استوا عرش برین پر
نہیں بلکہ اوسکا استوا ہے
قد مہوسی تے یہ فرش زمین ہے
دینے میں جو لولا کی امین ہے
وہی اصل وجود جملہ عالم
نہیں بلکہ وہی روح الہی ہے
محمد سے خدا پیدا ہوا ہے
نبوت وہ اگر پیدا زمین پر

طلب اونکی ذیلیون کو سزاوار
وہی محبوب تر باشد کسبر
زمان سے وہ قدیمی بھی نشان ہے
دل انگشتی پر چون نگینہ
مدینے کا ہوا فرش زمین پر
وہی دونو پہ بھی غالب سایہ
تصدق نمل پر عرش برین ہے
و ختم الانبیاء و مسلمین ہے
وہ اُمّ اُمّ اصل روح آدم
وہ روح روح خلقت کی پناہی
تو احمد پر خدا شہید ہوا ہے
تو کب ہوتا خدا عرش برین پر

وہ کعب کعب کعب زمین زمین پر
وہی اصل فضیلت ہے افضل
مدینہ جبکہ جابر مصطفیٰ ہے
ہوئی جب جلد مصطفیٰ جابرین
زمین و سکوت کر الا مطہر
کہ ہے تعظیم اوسکی عہد قرآن
ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل
تو کب سے مدینہ کیون نہ افضل
وہی عرش برین عرش برین پر
وہی نور خدایت ہے اجل
تو کب سے وہ افضل براب
تو اوسکو ہے شرافت ہے بر آن
جو ہونٹا و و نوت پاک اظہر
وہ حرمت میں برایش فاقان
جو اصطفیٰ تے نذر واصل
جو امر مصطفات نذر اکمل

اکستان میں یہ غنچہ ست شگفتہ

نظفلون پر خیوری وہ نہفتہ

کل شبوے در تمام روز
بہ افق کاشکی یا علی سی
بگفتا من کل ناچیس یورہ
بہر زمین زمین اشر کرہ
نہایت ہے تے کو شرافت
شرافت ہی لطافت اونا کو ریب
تو جو اصل شرافت کا ہوا جابر
وہ دربار پادشاہ و وجہان ہے
وہ دار نور ایمان با امان ہے

سید از دست محبوبے بدست
کہ از بوت دلاویز تو ستم
ولیکن مدتے با نکل شستم
وگر نہ من ہما خاک کہ ستم
من کبے و احمد تے لطافت
ملی احریت ہے نقصان و بے عیب
وہی اشرف وہی الشرف از ان دار
جہان جنگ قدمت با نشان ہے
امان ایمان اوسی تے در جہان ہے

وہ درجہ جہان چون دل ہویدا
مدینہ مسکن نور خدا ہے
وہی نورِ زمین و آسمان ہے
اس قبیہ جملہ عوالم
وہی فاتح و ہی خاتمِ یارب
رُسلوت و تسلیماتِ ایند
سبھی انکی آل پہ جو چون سفینہ
صحابہ اور ازواجِ نبی پر
شمارِ جملہ اشعارِ خلافت
الابد الابد ہر لحظہ بہ آن

تو ابل دل ہما و سپر بین شیدا
خدا پر جو فدا و سپر فراہے
وہی یکتا بیب لامکان بہ
وہی یکتا وہی اصل او ادم
وہ شرکت سے منزہ ہے بلا عیب
تصدق باد بر نور محمد
و اگر او سپر جو بین ابل مدینہ
نجوم دین جو بین وہ جملہ رہبر
شمار جملہ اسرارہ حقائق
منور نور بخشے چون زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا ورد امجد
انگشتی محمد یا محمد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ تَسْتَعْرِضُ الْعَدُوَّ
 تَقْدُومُ يَدِ وَاَمِيكَ السَّيِّدِ
 وَسَلَامًا بَاقِيًا اِلَى الْاَبَدِ
 لَا غَايَةَ لَهُ وَلَا
 اَمَدَ

بسم الله الرحمن الرحيم

بیان فضائل مدینہ جناب رسول کریم

عالمی فضائل و مناقب و کمال

قل في هذا الموضع خمساً عشر تكبيرة ووثيقاً من زبر الكمال من خصائص
 باد ثبوت معدن الوداد والقبول ان لا يموت فيه احد من امة
 اهل الايمان بشرط كونه من اهل السنة والشرف جوار حبیب الرحمان
 وقرب فرزند الطیب علیہ صلب الصلوة والسلام وعلى آله
 واصحابه کما ... والتفق على ذلك الخاصة ائمة المحدثين اعمام
 ... استغفر الله ... وما نكده احد من الحضرات العظام
 ... فرزند الکبریاء ... وکرمنا شرف جوارک النجم بجاه جید
 ... علیه فضل الصلوات وکمال التسليم یعنی منهن لصلواتنا
 او خصائص کبری من مذکوب + او انکے سوا دیگر کتب کاملین میں بھی مسطور
 ہے + کہ خصائص مدینہ منورہ یہ امر مستحق بالفرور ہے + کہ نہیں دتا اور شہ
 میں کوئی شخص جو اہل سنت و فطرت + مگر ساتھ ملائیے ایمان کے جو یہ ایسا
 موفور ہے + اور یہ نعمت عظمی اور عطیہ کبریٰ بہب شرافت نہا لگیئے جناب

رسول کریم ہے + قرب مائیتین تبارت یہ چشمہ فیض عظیم + اس خاصہ
 پر تفرق ہوئے ہیں اسے محدثین کریم + و سب یلوتر تفرق بین او سپہ حضرات
 اولیائے نظام + اور کوئی بزرگ نامہ مذکورہ کا منکر نہیں ہو ازیں بزرگ
 ارباب و توفیق خداوند بنسارہ اس سے نصیب کر سکو قرب مزار صاحب
 عظیم + اور شرف کر سکو جو اس میں شمار سے اس خداوند قدیم + علیہ الصلوٰۃ
 و السلام و آلہ و سلم و بیات صلوٰۃ و سلامہ و علیہ و آلہ و صحابہ کرام
 ان ندرینہ مہتری و وہیہ متعنی و منہ محرجی حق علی متی حفظہ حیدری فیما
 من حفظہ و صیتی کنت لہ شفیقہ یوم القیامۃ و من ضیعہا + و ردة اللہ حوض
 قیرم حوض نجش یا رسول اللہ و حوض من صدید اهل النار و اہ العارۃ
 المسہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنہما و قال انبیا
 و شفیعہ + اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا یرید احد اهل المدینۃ بسوء
 الادبۃ اللہ فی النار و ب اوصاف و فی روایۃ کما یدوب الملمح فی الماء
 رواہ مسلم رضی اللہ عنہ و مروی ابن زبالہ عن سعید بن المسیب ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرغ یدہ و قال اللہم من اراد فی
 امر بدی بسوء فنجہ ہا کہ و مروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان
 اللہ تعالیٰ من لدی ہذا مدینۃ + داء اللہ و علیہ نعمۃ اللہ و الملائکۃ و النبا
 جمیع لا یقبل من صرف و لا عدل و قال علیہ الصلوٰۃ و السلام و علی
 آلہ و اصحابہ + لکم اوزن من اشفع لکم من امتی اهل المدینۃ ثم اهل مکہ ثم
 اهل نضائف رواہ العلامة المسہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

یعنی فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے آنکارہ کہ تحقیق شبہ مدینہ
 میری جوت گاہ شبہ فغان پروردگار + اور اوسی شبہ بین میرا بستان است
 تاروز شمارہ + و اداس بستان است است توفیق بے با آنکارہ + اور اوس
 شہرہ میری جات برآمدت با ملائکہ سترہ ہزار + یعنی روضہ مطہرہ توفیق
 کہ روز میرا حشر کر چکا پروردگار + سب انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ و السلام
 کے پہلے با صدف و قوار + پس نامہ بہ میری امت پر حفاظت میرے ہمایونگی
 ایل و نہار + یعنی ہر طور سے اوکے خیر خواہ ہوں سارے مومنان سعادت شمار
 اور اوکے تعظیم و تکریم میں حسب مقدور مدد دل سے بین خدمت گذارہ تو
 قیامت کے روز میں اوکے شفاعت کرونگا نزد ایزد و غفار + و جس شخص نے صلیح
 کیا اوس میری وصیت کو جو بالا بولوی بنے کار + تو پدا و گیا اوسکو حق تعالیٰ اوس
 حوض خیال سے کہ بکا پانی سے رحیم اہل نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفاء میں
 مسطور ہے + بروایت خارجۃ بن زید مذکور ہے + و ردة کتاب سیدنا علامہ
 مسہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصلوٰۃ و السلام
 کہ اگر کوئی شخص راہ گنجی کا بل مدینہ سے کوئی بدکارہ مگر کہ گلا و گیا اوسکو
 حق تعالیٰ فی النار میں مثل گلے رائے کے آگ میں اسے ہوشیار + یہ حدیث
 شریف صحیح مسلم میں مقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی تحقیق
 و معلوم ہے کہ جو شخص اہل مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلا و گیا اوسکو
 حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلاب پانی میں فی ہفور + اور روایت کیا ابن زبالہ
 سعید بن مسیب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ تعالیٰ + کہ جناب رسول کریم

نے وہ نورست مبارک و شایاہ اور سطور و غار زبان فیض عنوان سے فرمایا
 کہ جو شخص یاد دہی کرے کثرت اور اہل مدینہ میرے شہر سے اس پر روزہ
 تو بھاری ہرکرت و سکہ اور نہایت ذلیل و خوار اور پھر بھی فرمان
 رسول کریم ﷺ اور اپنے سوا کسی اور بت پرستی نہ کرے کہ جو شخص ازیت سے اس
 مدینہ کو کسی صورت پر ازیت سے اس کے حق تعالیٰ فی الفور اور اولین
 خدا اور فرشتوں اور تمام دیوان کی تائید ہو + فرض اور فضل اس کا مقبول
 نہیں وہ دود و پروردگار ہو + یہ حدیث صحیحہ ہے انی میں مستور ہے +
 رضوان ایزد متان و پیر و نور ہے + اور یہ بھی فرمان سید انس و جان کشار
 ہے + درود رب و دود او پیرا نام تائید ہے کہ اول شفاعت کرونگامین اہل
 مدینہ کہ رکھو کہ وہ میرے ہمسایہ ہیں حالت رنج و راحت میں علی الذوال
 پھر شفاعت کرونگامین اہل مکہ معظمہ کی بالفور + کہ وہ ہیں ہمسایگان ملک
 یوم انشور + پھر شفاعت کرونگامین اہل طوائف کی نزدائیز و حنّان + کہ وہ
 ہیں میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا
 میں مستویہ + اور دیگر کتب متبرہ میں بھی مذکور ہے + وَاللّٰہُ تَعَالٰی

الغفارة در بابی هائیک الامتعا

يَا أَرْخِيْزَا بَسْلِيْنَ وَمَنْ بِهِ
تَسَارُكُ الْجَلَاكِ لَوْعَةٍ وَمِيَابَةٍ
وَأَغْفَرْتَ مَصْرُوعَ شَيْبٍ بِيَدِهَا
تَوْبَةُ الْعَوْدِ وَالْأَعْمَادِي زُرْتُمَا
هَدَى الْأَنْهَاءَ وَخَضَّ بَكَتِيَّاتٍ
وَتَشَوَّقَ مَتَوَقِّدَ الْجَمْرِ ابْتِ
مِنْ كَثْرَةِ التَّقْيِيلِ وَالرَّشَقَاتِ
أَبَدًا أَوْ لَوْ سَمَاءَ عَلَى الْوُجَانِيَّةِ

انك ساعدي من حفيظ غيب
انك من المسك طفق نفا
انك من المسك طفق نفا
انك من المسك طفق نفا

بیان فضائل بلدات الامین مول حبیب رب العالمین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین

روى القرشي في مناسكه ولاهل احب في مناسكه من ذهب بن منبه
الطيب عليه رضوان الله الجيب ان الله تعالى يقول من امن اهله
استوجب بذاته امانا في يومه انما فقهه حق في وكل ملك حيازة
هو عليه وسين من حذر في انما خذت نفس من الله وبيده اهلها خير
منه من استجار اوفى في وضياي وفي كفى واما من امنون على
وفي ذمتي وجاري

وہا انجار بیتک یاربانی
والبجیران والضیفان حق
الیک شفیعنا الہادی المفد
اذ استاہدت فی مغنی سنہا
وبلا ستار عتسک عراہا
علی الجار الخیر اذ ادعاہا
ومن قد حل جہراً فی حمایا

عليه من المهيمن كل وقت

اصوات خیر منحصراً مدد آف

و روی تصور فی التثویق۔ جمہ اللہ بلطفہ العلیق۔ حدیثاً معروفاً
 بان اللہ تعالیٰ یبصر کل شیء فی الارض و فی السماوات من ینظر الیہم بالرحمة
 ان یرحمہم من رءوف غفرہ و من رءوف مصلیاً عصرہ و من رءوف جالساً
 مستقبل کعبہ غفرہ فتقول سلاماً لک و اللہ اعلم بدلائل ربنا کم
 من الامم اتت من قبل اللہ فی الارض و فی السماوات و ما تمیزت حوث بیتی الحقوہم
 بہم و ہوی الظاہری فی الکبیر و غیر من زبر الخاری عن ابن عباس علیہم
 رضوان اللہ علیہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
 الروح النبوت کل یوم مائۃ و عشرون رحمۃ ستون لظاہلین و اربعون
 للصدیقین و عشرون للناظرین یعنی و ببین منہ من مناسک عالمہ و شی
 بین مسطور ہے کہ اسطورہ مان نہت ملک ممان بالظن و احسان پڑو
 ہے جو شخص اہل مکہ معظمہ کو دیکھے یا امن و امان یعنی کیطو اہل مکہ کو پہچانے
 نہ کہ کوئی اہل ایمان و قولاً اہل مکہ کے لیے واجب ہو یہ امن بیکرین و
 میری نگہبانی میں لاریب و خل ہو و اور یہ طور وہ میری حفاظت سے
 واصل ہو و اور جس شخص نے اہل مکہ کو مخالفت کیا اور بنے امن امان
 تو تحقیق اسے تعارت کیا میری ذمہ داری کی بیگیاں و اور اسط
 ہ ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے نظام ہے و حوالہ اداات عایا
 تاوی مقام ہے و وہی دار السلطنت مرجع خاص عام ہے و اور وسط
 مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے و وہی میرے لیے خاص

برگزیدہ ہے و منظم نزول رحمت و اسرار ہے و منظر حلال غنایت و انوار
 ہے و میں ہوں صاحب مکہ عبودیت میری شان ہے و ہر ایک اہل مکہ میرے
 گھر کا ہمسایہ پسندیدہ و دو جہان ہے و جو شخص اس مقام میں مکہ معظمہ دیکھے یا امن
 وہ میرے نزدیک مثل الملیحان کبار ہیں و وہ میرے جہان خوش عنوان
 باوقار ہیں و وہ میری حفاظت و حمایت میں لیل و نهار ہیں و وہ میرے
 امن و امان میں شکر گزار ہیں و وہ میرے ہمسائی رحمت میں سامنے

قربت میں سرشار ہیں	
وہ ہمسایگان خدا بالیقین	وہ امن و حفاظت میں ہیں بالیقین
نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان	مگر مصطفیٰ کے مشہد و جہان
وہ ہیں شہر ایزد میں اہل جلال	وہ ہیں کعبہ کعبت اہل کمال
سما عیل سے تا بزوز شمار	نہ مامور حکم و سل وہ کبار
سوا حکم احمد مشہد مسلمان	حبیب خدا شافع امت ان
جو بلند امین کے خصائص مہم	جو اہل حرم کے نفائس تمام
وہ ہیں جو زخار پس بیکار	وہ اس مختصر میں نہوں آشکار

خیواری بھی قول ہے پر جمال
 وہ دار خدا میں خدا کے جلال

تشویق طہانی میں مسطور ہے کہ حدیث مرفوعہ میں اسطورہ مذکور ہے
 کہ تحقیق اہل زمین کیطوف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار پس پہلے
 جنگو دیکھتا ہے نظر رحمت سے وہ ہیں اہل حرم پر انوار پس بخشنے

جاتے ہیں نمازی اور طاعتیں اور وہ لوگ جو مستقبل کعبہ میں جا سکیں +
 پس عرض کرتے ہیں فرشتے کہ اسی خالق آسمان و زمین کیا حکم ہے اور انکو جو
 باقی ہیں نامیں + پس فماتے رحم الراحمین + کہ بخشا میں نے انکو جو کعبہ
 میں نامیں دیے سوتے بھی اور جاگتوں سے ہونے ماعتین + اہل مکہ سوتے
 اور جاگتے دونوں میں مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی میں مسطور ہے
 کہ بطور زبان حبیب رب غفور ہے کہ ہر روز ایک سو بیس رحمت پڑوگا
 کعبہ شریف پر ہوتی ہے تار + اونہیں سے تار رحمت اونکے لیے جو طاعتیں
 میں + اور چالیس اونکے لیے جو نماز نفل پر قائمین ہیں + اور بیس اونکے
 لیے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہیں + یعنی نہ وہ طواف کریں نہ بطور نفل مصلین
 میں + اپ کاروبار لین دین میں مشغولین ہیں + ساکنان کوچہ و بازار
 میں + محض دید خانہ کعبہ سے حظ بردار ہیں + تو بیس رحمت سے ہر روز
 وہ بھی سزا میں + **وَبِهِ الْمَلَايَ الْعَلَامَ دَرَّمَا فِي هَذَا الْكَلَامَ**

طوبى لمن طاف بالبيت العتيق	لجاء الى الله في سيرة او بحد
ونال بالسعي كل القصد حين سعى	وطاف جهمًا بداركان واستاد
ذال السعيد الذي قد نال منزلة	علياء في دهره من كل اوطاد
وكل من طاف بالبيت العتيق غدا	بين الورامعتا حقًا من النذر

بیان خوش تبیان کہ حب عرب موجب ایمان + اور
 بغض او کافر موجب خیران

روى الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انه قال قال رسول الله صلی اللہ
 علیہ وسلم ان من بغضنی یا سلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک ویاک
 حدانا الله فقال ان تبغض العرب فتبغضن وروی ابن عساکر عن جابر
 علیہم رضوان الله المقادیر انه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
 من الايمان وبغضهم کفر وروی الحاکم فی مستدرک عن انس رضی اللہ
 عنہما انه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضهم
 نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط عروفاً حب قریش ایمان وبغضهم کفر
 وحب الاخر من الايمان وبغضهم کفر فمن احب العرب فقد احبني ومن
 بغضهم فقد بغضني وروی البيهقي فی دلائله عن ابن عمر علیہم رضوان الله
 الاکبر عروفاً من احب العرب فحببتني لحيه ومن ابغضهم فبغضتني لحيه
 یعنی صاحب امت ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہیں کہ جناب رسول کریم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا فرماتے ہیں کہ نہ نبی بن جان تو مجھ کو ای سلمان + والامفرت
 کہ تیرے دوست بیگمان + تب من یا حضرت سلمان کہ اے سید الناس و جان +
 یہ کہ میں نے اپنی اہل بیت کو جو خوش ایمان + پس فرمایا آپ نے کہ اگر
 بغض رکھے تو وہ اپنی اہل بیت سے اس ذمی شعور + تو بغض رکھا تو مجھے بالضرور
 اور یہ بھی فرمان جناب سید الانام ہے + درود رب و درود او میری زندگی
 ہے + کہ محبت حضرات عرب کی لازیب موجب ایمان ہے + اور بغض رکھنا
 اہل کفر و نفاق بیگمان ہے + یہ حدیث تاریخ ابن عساکر و مستدرک
 حاکم میں مسطور ہے + بروایت حضرت جابر و انس بن مالک مذکور ہے +

اور یہی فرمان حضرت جیب الرحمان ہے کہ محبت قریش و انصار کی
 درجہ عزت ایمان ہے اور بغض رکھنا اولیٰ سے لایہ موجب کفر و کفر
 ہے کہ محبت رکھنا اولیٰ سے عین محبت یہی ہے بلا انکار اور بغض رکھنا
 اولیٰ سے عین بغض محبت ہے آثار دین و ریت اوسط طہرائی میں مستوی ہے
 اور دلال بقی میں بھی مذکور ہے بقول مولف المسکین انا فہ اللہ
 ریحون لھین و ارجہ لیس موقوف علی کونہم صاحبین و ما ہو مشروط
 علی بخدم من الطالحین بل ہو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالہم
 و معہود بغیر نفاذیۃ فی احوالہم نعم ہذا بشرط بقاء الایمان و لا اجتناب
 عن مذہب الخمران کا لرفضیۃ و الاعتزالیۃ و الوہابیۃ و الخاریجیۃ
 لا سیما حب سنان المؤمنین الشرفین و زاد اللہ شرفہما فی الدارین و فاضل
 مکہ جبران رب المشرقین لہم الضمان و الامان الشرفین و اما اہل
 مدینۃ الاحساء و قبة دار السلام و قریۃ الانصار و خیر الامصار
 مقبول حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ ذوی الحکم
 فیہ فی کنف جوڑ الحبيب و لہم من قریہ او فر النصیب و فغض اہل الخمر
 و فحج سنان البدرین و قد عرفت فضلہ بحق القرب و الجوار و عظم
 الاساکۃ لا یسلب عنہم اسم الجملہ و قد قال نبینا و شفیعنا المختار
 صلی اللہ وسلم علیہ و آلہ الا طہرہ و ما زال جبریل یوصینی بالجملہ
 و لم یخص جبارہ و نجارہ فان نساء شخص من تلك الکملہ فلا
 یتزک اکرامہ و ینقص احترامہ عند ولی الالبصار و فانه لا ینخرج

عن حکم الجمار و لیجاء و لا یزول منہ شرف مساکنہ فی الدار کیف
 ما دہل یرجی ان یحکم لہ بالحق و ینفع بقرب الصورۃ و المعنی و المعنی
 من صواب جواب المجنون و لا یصل الا وہام و الظنون

فمدلہ من الاحسان ذیلا	سرای المجنون فی البیداء کلثا
وقالوا لم مسحت الکلب نیلا	فلا ہو لا علی ما کان مت
راۃ عرۃ فی حی نیلا	فقال ادع الملائمۃ ان عینی

فلخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ محبت قریش و انصار اور سائر
 عرب ذوی الاقتدار موقوف نہیں صلاحیت اعمال پر اور معبود
 نہیں فلاحیت احوال پر کیونکہ تخصیص محبت عرب و قریش و انصار
 اور خصوصیت مودت اہل عربین شریفین بلا انکار اخبار صحیحہ اور آثار
 یلیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت
 اعمال اور بغیر عیب فلاحیت احوال حدیث میں مذکور ہے چنانچہ نبی
 کریم اور خلائقہ الوفا میں مستوی ہے کہ بطور ہے فرمان صدق غوث
 جناب سید مختار کہ ما زال جبریل یوصینی بالجملہ و لو یخص جبارہ و
 جبارینی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجھ کو جبریل امیر پروردگار حق ہمسایہ
 سے مطلقا بلا صلاحیت و فلاحیت کردار خواہ ہمسایہ نیک اعمال
 ہو خواہ بد اطوار بہ طور حق ہمسایہ از بہت ہمسائیگی ثابت ہے
 بلا انکار اور محبت صاحبین کی علی العموم شرعاً مامور ہے اور اعزاز
 و اکرام اور نعامت لازم بلا فقوت و بچہ قید صلاحیت کی محبت عرب و

قریش و انصار میں بے فائدہ ہے اور تفتیش و فلاحیت کی موت اہل حرمین
شریفین میں بے فائدہ ہے کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور
سے باطل ہو اور قرب جوار اور ذوات ستودہ صفات کا تفتیش و سطو
سے عاقل ہو پس مبادا اگر کسی شخص اہل حرمین شریفین سے کوئی
کار غیر مشروع ظہور میں آوے تو اس جہت سے اس کے اکرام و
احترام میں کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے کیونکہ بہ سبب بعض
اعمال بد حق ہمسائیگی باطل نہیں ہوتا زینہار اور نہ اسے زائل
ہوتا ہے اسم جار بلکہ امید قوی یہ ہے کہ بہ سبب قرب ہمسائیگی وہ عمل
بد اسے مغفور ہو اور اس ہمسایہ کا خاتمہ طفیل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم باخیر ہو فور ہو اور اس جواب پر صواب مجنون سے دل عاشق
مسرور ہو اور زنگار اعراض مرآت قلوب معترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھے اسے دوستانِ کرام	لگو کش صداقت بہوشِ عظام
کہ یکروز صحرائیں سگ تھاروان	اوسے دیکھ مجنون لبصدقِ خیابان
اشاہر تعظیم با شوقِ جان	کہ اوسپر ہوا سترِ باطنِ عیان
دیا بوسہ ہر پائے سگِ ثادمان	تو اوسکو کہا پھر ملامتِ گنان
کہ مجنون ہوا تنگوار بس جنون	کہ تو پائے سگ پر فدا بیچگون
اسی پاؤں سے وہ کہے ہر مسکن	شب و روز مقعد کو اسے حق شناس
ہر سگ سگی میں وہ سرشار ہے	سجاست میں دائم گرفتار ہے
کیا اوکی از بس مذمتِ عیان	نہر سے نہ ماہر ملامتِ گنان

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب
کہ مجھکو ملامت نہ کر زینہار
تو ہے ناظر نقشہ آب و گل
بچشتانِ مجنون تو دیدی اگر
ہوا کوئے لیل میں اوسکا گذر
تو اس پاؤں پر تین ہوا جانِ نثار
کیا مت جس پاؤں سے کوئے یار
کہ از مس مغفور مغفور دان
جو اس دست بوسی سے عُفوان ہے
کہ یہ دست بوسی برائے عوام
سگ کوئے دلدار پر ہر زمان
جو تقبیل پا اوسپہ جان ہونثار
سگ کوئے جانان کا جب یہ مقام
جو عشاقِ خیر الورا از عوام
جو ہمسایگانِ رسول و خدا
کوئی کار ہوا ونے گر آشکار
تو او سپر نہ زینہار کر تو نظر
وہ ہمسایہ اس میں نہ ہر گز کلام
خطا اوسکی بخشہ خدا و رسول

جواب لبیبان زبے پر صواب
کہ تو نقش ظاہر پہ ہے جانِ نثار
میں شیدائے جانان جو ہے جان و دل
نزدیدی تو شکلے ازان خوبتر
تو فوراً پڑی اوسپہ میری نظر
دیا بوسہ اوسکو بغیر و وقار
تو وہ پائے مغفور نزدیکار
مُصافح میں یہ سببے بیگان
تو اس پائے بوسی سے رضوان ہے
وہ تقبیل پا ہے برائے کرام
فدا جانِ عشاق ہے بیگان
تو خوشنود ہوا و ستے پروردگار
تو کیا رتبہ جارِ خیر الانام
نہ مجنون سے ہر گز وہ در عشق خام
تو جان اونکے اقدام پر ہے فدا
کہ شرعاً وہ ممنوع نزدیکار
کہ اسے نہ ہمسائیگی کو خطہ
وہ جارِ خدا و شفیع الانام
وہ لاریب ہمسایہ اہل قبول

نہ اسید واثق بلطف غفور کہ بانور ایمان وہ گذرے غفور

طفیل سب کوئے خیر الورا

خیوری کا ہو خاتمہ باصفا

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ ذِي الْجَدِّ وَالْفَضَائِلِ

عَصَيْتُمْ فَقَالُوا كَيْفَ تَأْتِي مُحَمَّدًا
بِعَمَلٍ لَّهِ مِنْ أَجْلِ الْحَبِيبِ قُرْبِهِ
وَرَجَّهْتَ بِأَثْوَابِ الْمَعَاصِي مَرْبِعَ
يَدَايِ كُنِي بِالْعَفْوِ وَالْعَفْوِ أَوْ سَعِ

جو شخص بھی جان حق عرب و انصار وہ لطف خبیثہ ہے یا اتفاق شمار

فَالْعَفْوُ وَالْعَفْوُ وَالْعَفْوُ وَالْعَفْوُ
عَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْعَفْوِ ثَلَاثُ أَلْفِ مَنَافِقٍ
أَمْرٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمَّةٌ فِي غَيْرِ طَهْرٍ وَاهٍ أَبُو الشَّيْخِ وَالْمَدِينِيُّ ضَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ

یہ لاریب فرمان خیر البشرہ

کہ جو خوش میرے و دیگر عرب

نہ جانے کوئی دل سے اُنکے حقوق

منافق وہ ہے یا کہ ابن حرام

و یا اصل اوسکا ہوا باقترار

کہ در حالت حیض حمل ہے

تو جب حبث باطن سے کی شرت

تو منکر ہوا وہ زخیر العباد

وہ منکر زخیر ایمان خیر الورا

وہ اہل عرب سے رکھے کب و داد

پہ چا کرے وہ ادائے حقوق

جو حر مین بین دار امن و آمان

جو سگان امنین خواص و عوام

وہ ہمایگان خدا و رسول

مقدم شفاعت میں وہ بالیقین

مدینہ میں جو سنیان کرام

نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار

جو سگان حر مین بین سنیان

جو اولاد ابن مغیرہ عیان

حقارت کریں اہل حر مین کی

کین او نکو حربی وہ قاسی لان

خدا کا غضب منکر و نہر مدام

وہ موزیے سگان حر مین بین

وہ موزیے خیر الورا بیگان

کہ ہے دشمن ذات خیر العباد

کہ ہے حبث لطف سے اُس کا علق

وہ دار حبیبی شہر دو جہان

حبیب خدا پر فدا وہ مدام

علی حسب رتبہ وہ اہل قبول

مراتب میں وہ جملہ مین سائقین

تو ہو خاتمہ خیرہ انکا مدام

جو اہل حبیبی مین نزو کبار

تو اُن پر کریں منکرین بدگمان

تو اُنکی مذمت کریں یہ بیان

نہ حر مین بل شاہ ثقلین کی

کہ حر مین ہر گز نہ جائے آمان

وہ ابن مغیرہ وہ ابن حرام

وہ دارین مین بسکہ پر شین مین

تو ہے اونپہ لعن خدا نے جہان

وہ مین جبکہ ملعون رب العباد

تو دامن خیوری سے اونکو عناد

بیان نیکو الرجال والنساء من اهل السنة قبر جناختہم الانبیاء
والاٰمه و صلی اللہ علیہ و علی آلہ الراجعین الیہ

اعلم انما الصادق الصفي، والمحج المجازق الوفي، ان الذهب الى مرقد نبينا المعظم
 صلى الله عليه وآله وسلم، يقطع المسافة من الامكنة البعيدة، بانه مكسور السكينة
 المحيرة، للرجال والنساء، من اهل الحرب والايمان، من اعظم القربات، وافخم
 الطاعات، والموجب لثبوت درجات، فلاحقية الله من الواجبات، وقد ثبت
 ذلك بالكتاب والسنة، والقياس الجلي واجماع الامة، كما هو مشروح
 في الحجة الثامن الرعين، من كتابي نجم المبين لرحم الشياطين، واما الذهب
 الى قبره عليه الصلوة والسلام، وعلى آله واصحابه البررة الكرام، فهو الرجا
 مسنون بالاتفاق، وعند اكثر العلماء على الاطلاق، وفي مستحبه للنساء، لا شك فيه
 عند ذوي الايمان، قال جبر الاخرة سيدنا عبد الله بن عباس، وسيدنا علي عليه
 رضوان الله ملك الناس، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهاي كثيرا عن
 زيارة القبور ثم خص فيها مطلقا الرجال والنساء فقال كنت تهيتكم عن
 زيارة القبور فزوروها فانها تذكركم الاخيرة هكذا في كشف الغم وروى
 البخاري عن سيدنا علي رضي الله عنه ان فاطمة الزهراء رضي الله عنها كانت تزور
 قبره سيدنا حمزة رضي الله عنه كل جمعة فتصلي وتبكي عنده وترثه وتصلح
 وتعلم بالحج قال ابن مليك رضي الله عنه اقبلت عائشة الصديقة رضي الله عنها
 يومئذ من المقابر فقلت يا ام المؤمنين اليس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهاي
 عن زيارة القبور فقالت نعم ثم اجمعت في الخبر الرائق، وادعى ان الرخصة ثابتة لهما قال اجماع
 الجمهور زيارة القبور مستحبة للرجال والنساء على الاطلاق في المنان الرخصة في زيارة القبور
 ثابتة للرجال والنساء، لعمري ان الامة الثلاثة ومن اهلنا في هذا رايان والمختار عند الجمهور

وفي صحيح مسلم عن عائشة الصديقة رضي الله عنها انها قالت كيف اقول يا رسول الله
 في زيارة القبور قال قلوا لسلامة عليكم يا اهل الديار من المؤمنين قالوا يحفظ الله
 في المنهج قدس الله سره والوجه فيه دليل جواز زيارة القبور للنساء قال العلامة
 على القاري رحمه الله الباري في شرح المنهاج المتوسط ان الرخصة في
 زيارة القبور ثابتة للرجال والنساء جميعا هذه من مقتضى من الشهاب
 المحسنين، من كتابي نجوم المبين والله يهدي به المتقين، اسع عزيز وافر
 تميز، ملكون بعبيده سجانا واسطة زيارت مرقد جناب رسول كريم عليه الصلوة
 والتسليم، او قطع مسافت كرنا ساتھ انكساري ومجبت قاب سليم، واسطة
 مردون كس اعظم قربات ہے، اور واسطے عورتوں کے افخم طاعات ہے
 اور سب حصول اعلیٰ درجات ہے، پس لا ريب یہ واجب ہے بالاتفاق
 ہر ایک اہل ایمان پر علی الاطلاق، ہر ایک مسلم و مسلمہ کے لئے اس میں بشارت
 سلامتی ایمان ہے، حدیث میں سارا قبری وجبت کہ شفاعتی خوش
 بیان ہے، اور ثبوت اس وجوب کا قرآن و احادیث سے آشکار ہے
 اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے، اول قاطع
 اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھویں جلد نجم المبين میں مفصلاً انکار
 ہے، اور سوائے زیارت قبر جناب شفیع الامم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دیگر
 قبور مومنین کی زیارت کو جانا مرد و عورت کے لئے مسنون ہے، نزدیک
 اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت یقین ہے، پس عورتوں کے لئے جانا واسطے
 زیارت قبور کے مستحب ہے، میں کچھ کلام نہیں نزدیک اہل شوق کے

حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے
 کتاب کشف المصنیف عبدالوہاب شمرانی میں مسطور ہے کہ جناب رسول
 کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم زیارت قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات پھر اپنے
 رخصت دیا زیارت قبور کی بصدر رغبات واسطے مردوں اور عورتوں
 کے علی الاطلاق اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق +
 کہ کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَادَةِ الْقُبُورِ فَزَادَهَا فَتَهَاتَكُمُ كَمَا تَهَاتَكُمُ الْخِيَرَةُ لِيَعْنِي
 فرمایا ہے جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ اکثر اوقات منع
 کرتا تھا میں تم کو زیارت قبور سے اے ارباب حب جسم پس اب زیارت
 کرو تم قبور کی بہر استفادہ و افادہ با قلب سلیم کہ تحقیق وہ زیارت
 یاد دلاوے تم کو احوال آخرہ + اور او سے حاصل ہو تم کو نصیحت و عبرت فاخرہ
 زیارت قبور تماری موت تم کو یاد دلاوے + ہوا و ہوس اور طولانی کو
 دلے محو فرماوے + و ماویں شیطان اور ہوا جس نفسانی مطلقاً بھول جاوے
 اور یہ آیت پر ہدایت صدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امتراء کہ مِنْهَا
 خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی +

اے زخالت آفریدہ خاکیا بیدار باش خاک بودی خاک دی میان شیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہیں + بروایت حبیبہ حاکم وغیرہ محققین
 اپنے کتب میں لاتے ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر جہو کو
 مدینہ منورہ باصدق و صفا + قریب جبل احد بہر زیارت قبر سید الشہداء + امیر حمزہ
 چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تشریف لیجاتی تھیں + اور بمقتضائے فحوائے صدق انہما

وَاللَّهِ تَذَكُّرُكُمْ الْخِيَرَةُ نَمَازُكُمْ وَ زِيَارَةُ قُبُورِ الْجَالِي تَحْيٰی + اور رُمت و اصلاح
 قبر اور اسکے گرداگرد پتھروں سے علامت فرماتی تھیں + اور کتاب احیاء العلوم
 میں یہ حدیث مذکور ہے + بروایت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے کہ حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کوجاتی تھیں + اور زیارت قبور حسب طریق مبرور
 بجالاتی تھیں + ایک روز ابن ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان
 میں ملاقات ہوئی + ابن ملیکہ فرماتے ہیں کہ سہل زیارت قبور میں عائشہ صدیقہ
 سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا میں نے کہ اے ام المؤمنین + کیا نہیں منع
 فرماتے تھے زیارت قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہاں اول
 منع فرماتے تھے خاتم النبیین + پھر آپ نے امر فرمایا زیارت قبور کا صلی اللہ علیہ وآلہ
 اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاج امام نووی اور مشک
 متوسط علی القاری اور فتح المنان میں مذکور ہے کہ رخصت مرقومہ زیارت
 قبور مرد و عورت دونوں کے لیے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین
 کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرح امام نووی میں تحت اس حدیث کے
 مسطور ہے کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارت قبور میں کیا پڑھوین
 یا شفع المذنبین + تو فرمایا آپ نے کہ پڑھ تو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
 نانویں جلد کتاب نجم المبین سے یہ روایات چیدہ ہیں + حضرات اہل سنت
 و جماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہیں + وَاللّٰهُ الْمَوْقِفُ لِلْمُسَدَّدِ
 وَمِنْهُ الْهُدٰیةُ وَالرَّشَادُ